بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اسلامیات

جماعت سوم

(نظر ثانی شدہ)

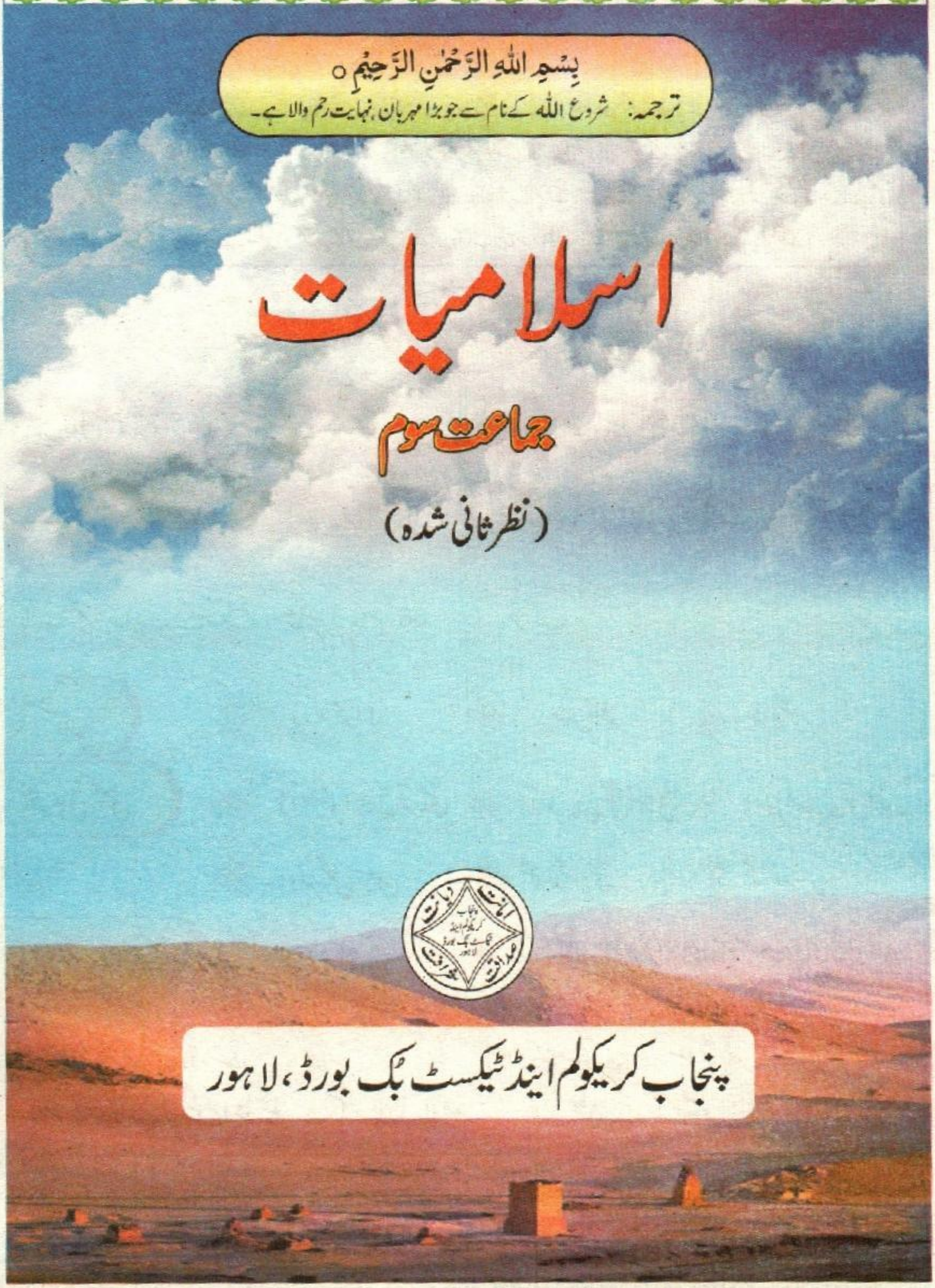

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق نشر و اشاعت (کاپی رائٹس) بحق اُردو بک سٹال، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب سازی) اسلام آباد، پاکستان۔ بمطابق قومی نصاب ۲۰۰۶ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریلز پالیسی ۲۰۰۷ء بحوالہ مراسلہ نمبر: F.5-20/2009-IE مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۱۰ء۔ محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب کی صوبائی کمیٹی کے منعقد کئے گئے مقابلے میں اِس کتاب نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اِس کتاب کو پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر کے پرنٹ لائسنس کے تحت سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اِس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب، خلاصہ، ماڈل پیپر یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

فہرست

بابِ اوّل القرآن الکریم	1
بابِ دوم ایمانیات و عبادات	13
بابِ سوم سیرتِ طیّبہ	35
بابِ چہارم اَخلاق و آداب	70
بابِ پنجم ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام	86
فرہنگ	95

مصنفین: ڈاکٹر محمد اعجاز ، عثمان احمد ، منزّہ ظہیر

نظرِ ثانی کمیٹی: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ، ڈاکٹر ساجد علی سُبحانی ، ڈاکٹر شفقت علی جنجوعہ ، ڈاکٹر تجمل حسین ، شہزاد محمود علی ، محمد ادریس

ڈیزائننگ و السٹریشن: سجاد ظہیر ، زیرِ نگرانی: ڈاکٹر فخر الزمان، ماہرِ مضمون، پی سی ٹی بی، لاہور

نظرِ ثانی: ڈاکٹر فخر الزمان تیار کردہ: اُردو بک سٹال، لاہور

ڈپٹی ڈائریکٹر گرافکس/ آرٹسٹ: عائشہ وحید ڈائریکٹر مسودات: مسز نثار قمر

ناشر: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور مطبع: بک سیلرز انٹرنیشنل ، لاہور

PMIU	PEF	PEIMA	Mines Laboure Welfare Commissioner	Govt. Edu. G.B	Punjab Worker Welfare Board	Literacy Non Formal Basic Education	Literacy Taleem Sab Ky Lie	Total Quantity	تاریخ اشاعت
14,28,004	341,810	104,008	138	20,715	3,743	35,455	5,700	19,57,573	جنوری 2020

باب اوّل

القُرآن الکریم

(الف) ناظرہ قرآن

عربی حروف و حرکات کی پہچان

ا۔ حروفِ ہجا

ا ء الف ہمزہ	ب با	ت تا	ث ثا	ج جیم	ح حا	خ خا
د دال	ذ ذال	ر را	ز زا	س سین	ش شین	ص صآد
ض ضآد	ط طا	ظ ظا	ع عین	غ غین	ف فا	ق قاف
ك کاف	ل لام	م میم	ن نون	و واوٗ	ه ھ ھا ھا	ي یا

نوٹ: عربی زبان میں کل اٹھائیس حروفِ تہجی ہیں۔

Not For Sale - PESRP

مشق درج ذیل حروف کو درست تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔

خ	ه	ب	و	ز	ا	ط
ح	ی	ص	ل	س	ك	ن
ع	ف	ء	ق	ض	ر	ش
ت	خ	ث	ذ	غ	ظ	

۲۔ حرکات کی پہچان

زبر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں، جس حرف پر یہ حرکات آئیں اُسے متحرک کہتے ہیں۔

زبر کی شکل (ـَ)

اَ ءَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ
دَ	ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ
ضَ	طَ	ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ
كَ	لَ	مَ	نَ	وَ	هَ ھَ	یَ

ضَرَبَ	نَصَرَ	كَتَبَ	هَلَكَ	مَنَعَ	نَظَرَ	فَتَحَ	صَبَرَ	قَرَأَ	عَبَدَ

زبر (ـَ)

یہ علامت (ـَ) حرف کے اوپر آتی ہے اس لیے اسے زبر کہتے ہیں۔ زبر کے معنی اوپر کے ہیں۔
اس کی آواز ہلکے 'الف' کی سی ہوتی ہے۔

Not For Sale - PESRP

زیر کی شکل (ـِ)

اِ ءِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ
دِ	ذِ	رِ	زِ	سِ	شِ	صِ
ضِ	طِ	ظِ	عِ	غِ	فِ	قِ
كِ	لِ	مِ	نِ	وِ	ہِ ھِ	یِ

بِتِثِ	سِتِرِ	اِبِلِ	جِرِفِ	سِرِفِ	شِخِرِ	رِزِقِ	فِلِمِ

زیر (ـِ)

یہ علامت (ـِ) حرف کے نیچے آتی ہے۔ اس لیے اسے زیر کہتے ہیں۔ زیر کے معنی نیچے کے ہیں۔
اس کی آواز ہلکی 'ی' کی سی ہوتی ہے۔

پیش کی شکل (ـُ)

اُ ءُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ
دُ	ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ
ضُ	طُ	ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ
كُ	لُ	مُ	نُ	وُ	ہُ ھُ	یُ

سُرُفُ	اُبُلُ	مُرُضُ	شُخُلُ	جُرُفُ	مُرُدُ	زُرُفُ	رُتُثُ	فُلُمُ

پیش (ـُ)

یہ علامت (ـُ) حرف کے اوپر آتی ہے اور ہلکے واؤ کی آواز دیتی ہے۔

جزم کی پہچان

اَبْ	اِبْ	اُبْ	اَتْ	اِتْ	اُتْ
اَوْ	اَمْ	اَنْ	اَلْ	اِذْ	اِنْ
عُدْ	مِنْ	قُمْ	كُنْ	لَمْ	كَمْ
خَلَتْ	لِمَنْ	اَخِيْ	لَدُنْ	لَهُمْ	يَمَنْ

یہ علامت (ـْـ) حرف کے اوپر آتی ہے۔ جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے اُسے مجزوم یا ساکن کہتے ہیں۔ جزم والے حرف کو اس سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

تنوین کی شکلیں (ـً ـٍ ـٌ)

دوزبر، دوزیر اور دوپیش کی آوازوں کی ادائیگی کو تنوین کہتے ہیں۔

زبر کی تنوین

اً ءً	بً	تً	ثً	جً	حً	خً
دً	ذً	رً	زً	سً	شً	صً
ضً	طً	ظً	عً	غً	فً	قً
كً	لً	مً	نً	وً	ةً هً	يً

بَابًا	بَيْتًا	قَهْرًا	شَهْرًا	عَيْنًا
زَيْدًا	بَقَرًا	زَوْجًا	قَلَمًا	حَامِدًا

Not For Sale - PESRP

زیر کی تنوین

اٍ ءٍ	بٍ	تٍ	ثٍ	جٍ	حٍ	خٍ
دٍ	ذٍ	رٍ	زٍ	سٍ	شٍ	صٍ
ضٍ	طٍ	ظٍ	عٍ	غٍ	فٍ	قٍ
کٍ	لٍ	مٍ	نٍ	وٍ	ہٍ ھٍ	يٍ

اَرْضٍ نَاصِرٍ عَرْشٍ لَيْلٍ يَوْمٍ

قَادِرٍ مَالِكٍ صَوْتٍ فَوْتٍ فَاطِرٍ

پیش کی تنوین

اٌ ءٌ	بٌ	تٌ	ثٌ	جٌ	حٌ	خٌ
دٌ	ذٌ	رٌ	زٌ	سٌ	شٌ	صٌ
ضٌ	طٌ	ظٌ	عٌ	غٌ	فٌ	قٌ
کٌ	لٌ	مٌ	نٌ	وٌ	ہٌ ھٌ	یٌ

دو پیش کی تنوین کی مشق

اَبَدٌ صَمَدٌ فَرْدٌ اَمْرٌ اَمِيْنٌ يَسَارٌ

يَمِيْنٌ صَبُوْرٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ قَدِيْرٌ

حُروفِ مَدَّہ

یہ تین حروف ہیں ا ، و اور ی

i- اَلف مَدَّہ

وہ الف ہے جو اعراب سے خالی ہو۔ مگر اِس سے پہلے حرف پر زبر آتا ہو جیسے مَا ، ھَا ، رَا۔

مَا ھَا ذَا بَا تَا زَادَ دَارَ

مَالَ قَالَ کَانَا قَالَا لَنَا شَھِدْنَا عَلَیْنَا

عَلِمْنَا زِلْزَالَھَا اَمْثَالُھَا اَخْبَارَھَا

ii- واوٗ مَدَّہ

جب واوٗ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو جیسے قُوْلُوْا ، تُوْبُوْا ۔

نُوْرٌ صَبُوْرٌ اُوْفِ سُوْقٌ

قَالُوْا کَانُوْا اُصُوْلٌ قَبُوْلٌ

کُوْنُوْا قُوْلُوْا تُوْبُوْا صَبَرُوْا

iii- یائے مَدَّہ

جب "یا" ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو جیسے عَالِیْ ، اَخِیْ ، قَلَمِیْ

بِیْ فِیْ قِیْ لِیْ نِیْ بَاقِیْ

مَالِیْ فَانِیْ تُنْجِیْ تَھْدِیْ تَغْلِیْ تُمْلِیْ

مشق

درج ذیل میں سے حروف مدّہ الگ الگ کریں۔

مَالِكٌ فِیْ حَیَاتِیْ هِیَ عَصَایَ حَسِبُوْا

اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ یُوْرَثُ عَمِلُوْا قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یُوْعَدُ رَسُوْلٌ اُوْتِیْتُمْ قَلِیْلًا

Not For Sale - PESRP

حُروفِ لین

اگر "و" اور "ی" ساکن ہوں اور اُن سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو اُنھیں نرمی سے ادا کرتے ہیں اور یہ حرف لین کہلاتے ہیں

الف۔ واوِ لین ـَ وْ

اَوْ ضَوْ لَوْ

سَوْفَ خَوْفَ يَوْمٌ قَوْمٌ حَوْلٌ قَوْلٌ

اَوْثَانٌ اَوْطَانٌ اَوْهَامٌ اَوْتَادٌ

ب۔ یائے لین ـَ یْ

اَیْ گَیْ لَیْ حَیْ شَیْ بَیْ

غَیْ رَیْ اَیْنَ کَیْفَ لَیْسَ حَیْثُ

شَیْءٌ بَیْتٌ خَیْرٌ رَیْبٌ

مشق

درج ذیل میں سے حروف لین کی پہچان کریں۔

لَیْتَ قَوْمٌ بَیْتُ اَوْلَادٍ حَوْلَ اَوْطَانٍ

اَیْنَ اَوْهَامُكُمْ لَا رَیْبَ فِیْهِ لَیْسَ خَوْفٌ

(ب) حفظِ قرآن

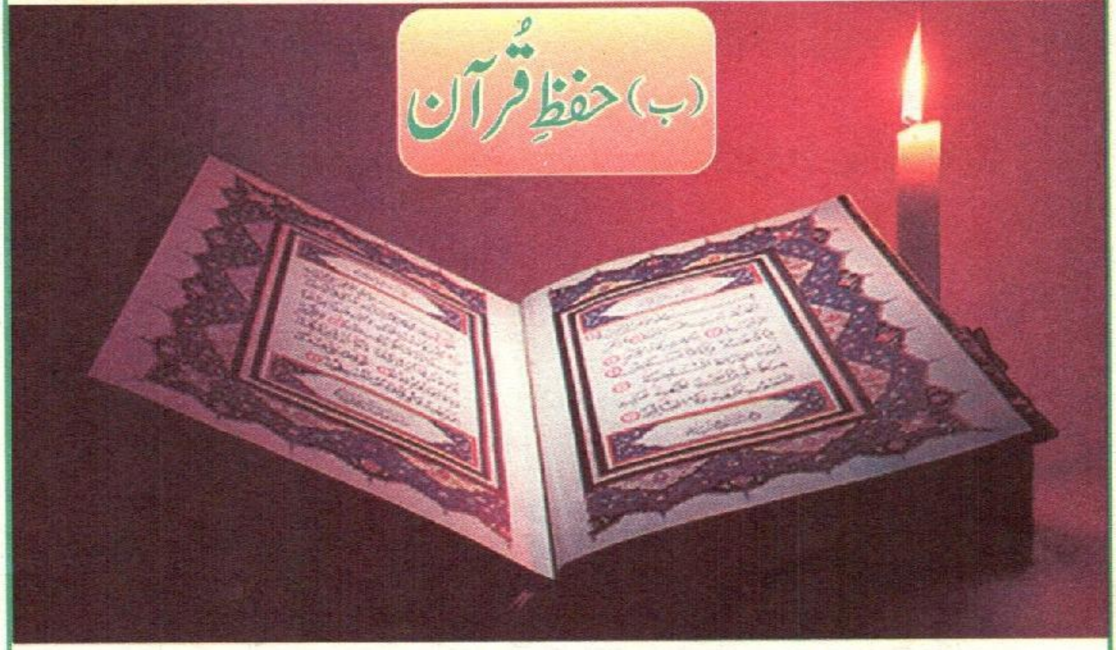

ا۔ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ (2)

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۭ (3) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۭ (4)

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ (5) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَیْھِمْ ۙ۬ 6 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (7) ع

Not For Sale - PESRP

٢۔ سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿1﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿2﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿3﴾

٣۔ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿1﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿2﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ
وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿3﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿4﴾

(ج) حفظ و ترجمہ

۱۔ **تعوّذ** اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتا ہوں / کرتی ہوں شیطان مردود کے (شر) سے

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے۔

کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ : نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں۔

Not For Sale - PESRP

۲۔ درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔

۳۔ سُبْحَانَ اللهِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت
(بخشش) چاہتا/ چاہتی ہوں۔

مَا شَآءَ اللهُ

ترجمہ: جو اللہ نے چاہا (پسند کیا)

اِنْ شَآءَ اللهُ

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا تو۔

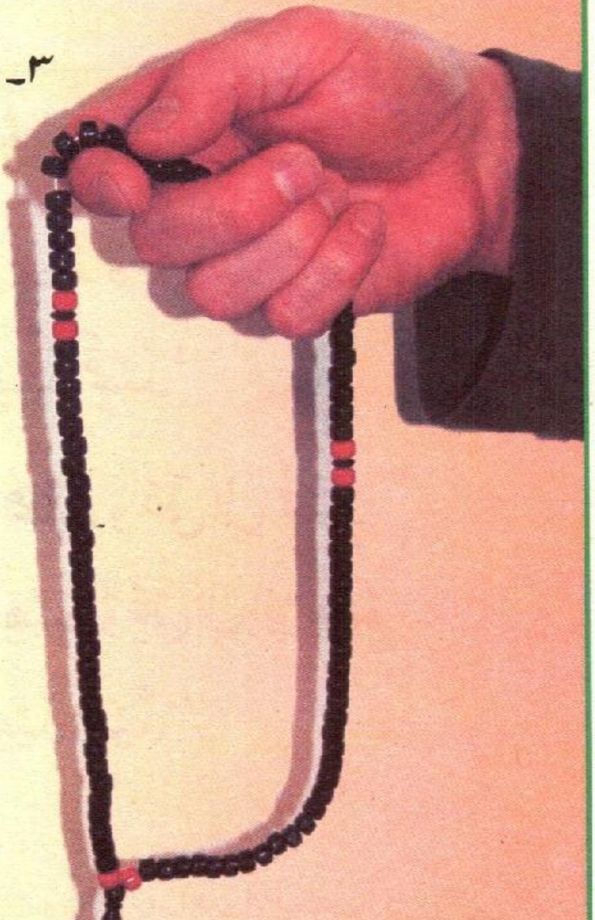

باب دوم

ایمانیات و عبادات

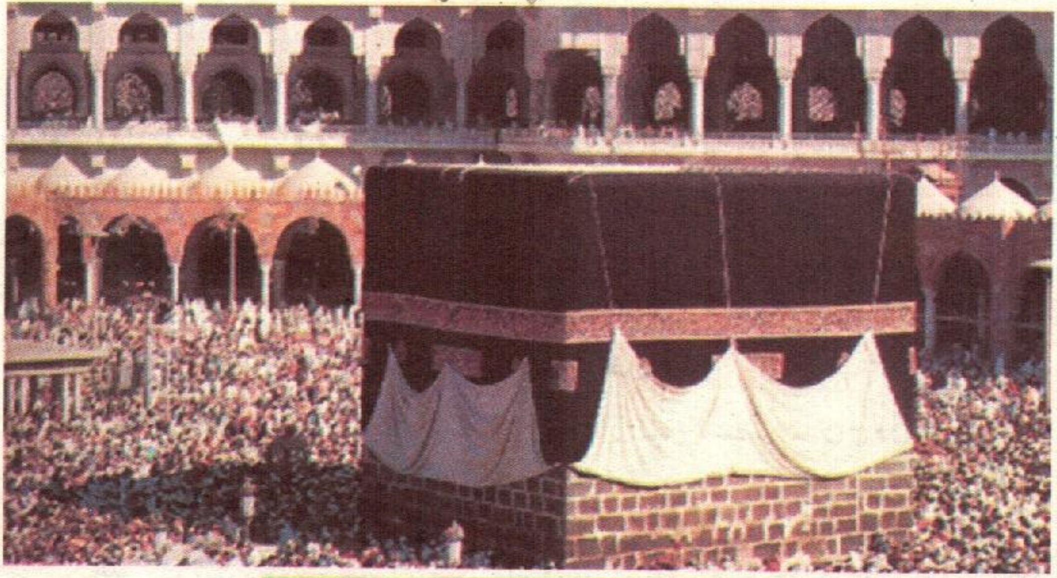

(الف) ا۔ توحید

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ :

- توحید کے معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- قرآن مجید اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں توحید کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات کی وضاحت کر سکیں۔

توحید کا مطلب اللہ تعالیٰ کو دل سے ایک ماننا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اُسی کے حکم سے دنیا کا سارا نظام چل رہا ہے۔ اس کی برابری کرنے والا کوئی

نہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آسمان زمین، سورج، چاند، ستارے سب اسی نے بنائے ہیں۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے۔

قُرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (سورۃ الرعد:16)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کا اقرار کیے بغیر ہمارا کوئی عمل، کوئی عبادت قبول نہیں۔ سورۃ الاخلاص میں توحید کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

ترجمہ: آپؐ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا مالک ہے۔ ہم سب اس کی مخلوق ہیں۔ اس لیے ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ سب اُسی کے محتاج ہیں۔ تمام نعمتیں اُسی کی دی ہوئی ہیں۔ زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی اور کو شریک کرنا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قُرآن پاک میں فرمایا ہے:

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (سورۃ لقمان:13)

ترجمہ: بلاشبہ شرک عظیم گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ وہ ہر عیب اور خامی سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

Not For Sale - PESRP

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) توحید کا مطلب کیا ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) سورۃ الاخلاص میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

(د) شرک کیا ہے؟

2- درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو:

صرف دل سے ماننا | دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا | صرف زبان سے اقرار کرنا

(ب) اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے۔

تمام جہانوں کا | صرف آسمان کا | صرف دنیا کا

(ج) ساری کائنات کا نظام کس کے حکم سے چل رہا ہے؟

فرشتوں کے حکم سے | اللہ تعالیٰ کے حکم سے | انسانوں کے حکم سے

(د) قُرآن مجید کی کس سورت میں توحید کی وضاحت کی گئی ہے؟

سُوْرَةُ الفَاتِحَة | سُوْرَةُ النَّصْرِ | سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ

(ہ) شرک سے مراد ہے:

حکم نہ ماننا | اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک کرنا | انکار کرنا

-3 سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا .... کرنے والا ہے۔

(ب) زندگی اور .... صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ ہر قسم کے .... سے پاک ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ پر .... لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔

-4 کالم "الف" کے جملوں کو کالم "ب" کی مدد سے مکمل کریں۔

کالم "الف"	کالم "ب"
توحید کا مطلب ہے	اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی اور کو شریک کرنا۔
اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا	اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
شرک کا مطلب ہے۔	ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔
زندگی اور موت صرف	پیدا کرنے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی ذات	اللہ تعالیٰ کو دل سے ایک ماننا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔

Not For Sale - PESRP

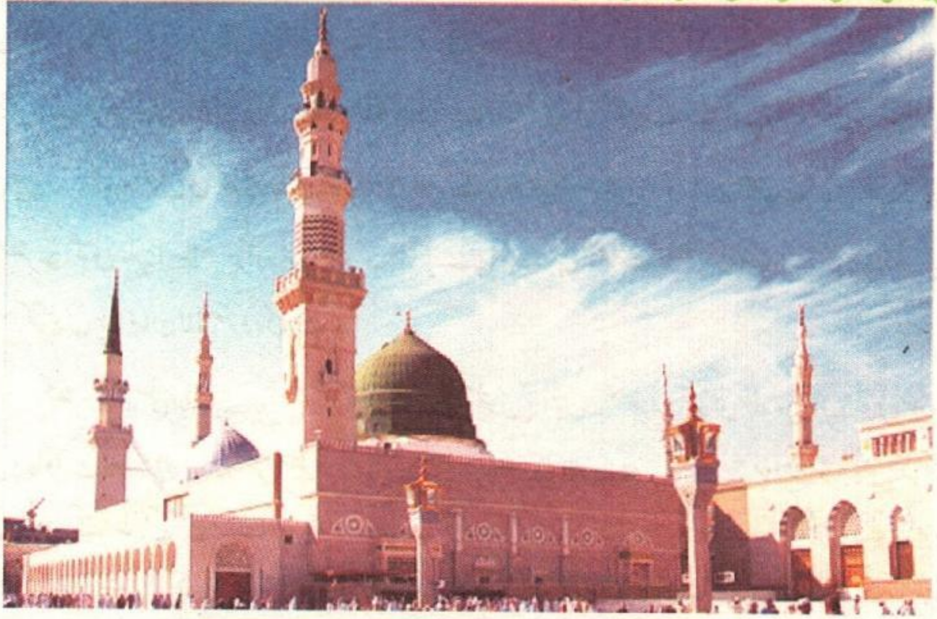

۲۔ رسالت

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ :

- انبیاء کرام علیہم السلام کے اس دنیا میں مبعوث ہونے کے بنیادی مقاصد بیان کر سکیں۔
- مشہور انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی تعلیمات کے بارے میں جان سکیں۔
- دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- انبیاء کرام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھال سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو زندگی گزارنے اور سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اپنے پاک اور مقدس بندوں کو بھیجا تاکہ وہ انسانوں کی راہنمائی کریں۔ اِن بندوں کو ''نبی یا رسول'' کہتے ہیں۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمام رسول اور نبی سچے تھے۔ تمام نبیوں اور رسولوں نے اپنی اپنی امت کے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور انہیں توحید کا سبق دیا۔

انھوں نے انسانوں کو آپس میں پیار و محبت سے رہنے کا درس دیا۔ دنیا میں مختلف قوموں کی راہنمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تعلیم کے لیے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل فرمائی ہیں۔ اِن کتابوں کی تعداد چار ہے۔ زبور حضرت داود علیہ السّلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اور قرآن پاک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر نازل کیا گیا۔ ان تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت اور اخلاق و عادات محفوظ ہیں۔ جو شخص حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا وہ گویا تمام نبیوں کی تعلیمات کے مطابق عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سارے انسانوں کے لیے ہدایت دینے والا اور رحمت والا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ قرآن پاک میں ہمیں بار بار اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت اور پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر معاملے میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کس لیے بھیجا؟

(ب) جن نبیوں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان کے نام لکھیں؟

(ج) تمام نبیوں نے اپنی اپنی اُمّت کو کیا تعلیم دی؟

(د) حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا کیوں ضروری ہے؟

Not For Sale - PESRP

-2 دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) سب سے پہلے نبی تھے:

حضرت آدم علیہ السلام | حضرت موسیٰ علیہ السلام | حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ب) سب سے آخری نبی ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام | حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) تورات کس رسول پر نازل ہوئی؟

حضرت داؤد علیہ السلام | حضرت موسیٰ علیہ السلام | حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(د) زبور کس رسول پر نازل ہوئی؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حضرت موسیٰ علیہ السلام | حضرت داؤد علیہ السلام

(ہ) انجیل کس رسول پر نازل ہوئی؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت موسیٰ علیہ السلام | حضرت داؤد علیہ السلام

(و) قُرآن مجید کس رسول پر نازل ہوا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حضرت موسیٰ علیہ السلام

-3 نیچے دیے گئے بیانات میں سے درست کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ لگائیں۔

بیان	درست	غلط
(ا) سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔		
(ب) صرف چند نبیوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تعلیم دی۔		
(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔		
(د) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنا ایمان ہے۔		

4- سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے سب سے پہلے .... کو نبی بنا کر بھیجا۔

(ب) انسانوں کی راہنمائی کے لیے سب سے آخر میں .... کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔

(ج) سب انسانوں کی ہدایت کے لیے .... کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔

(د) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین .... ہے۔

Not For Sale - PESRP

۳۔ آخرت

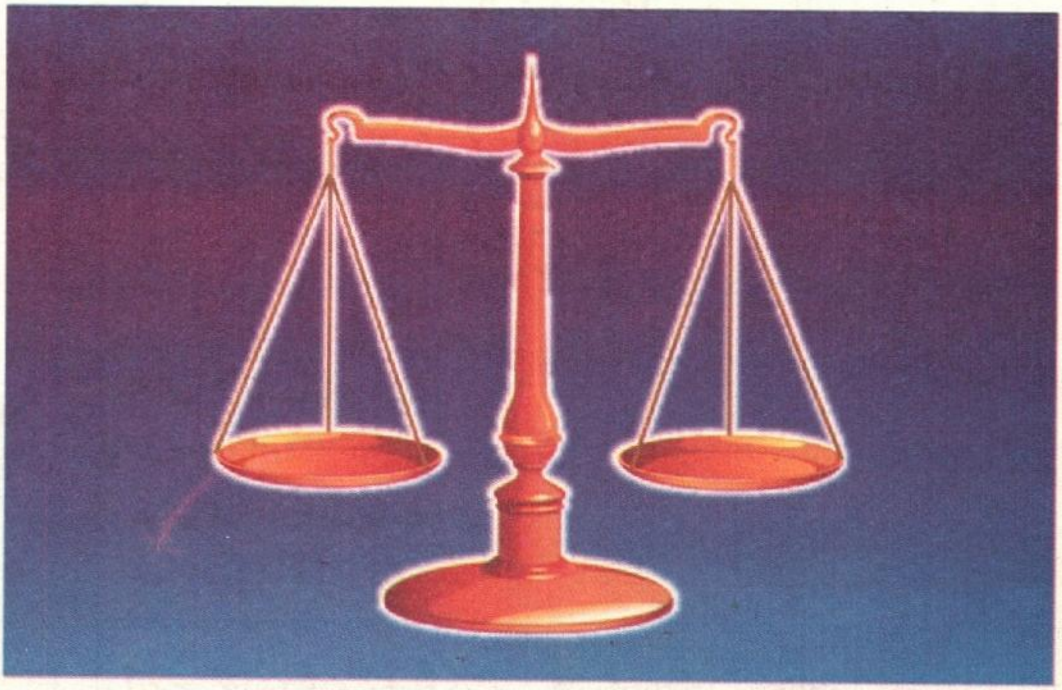

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- آخرت کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- آخرت کے دن کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں آخرت کی اہمیت واضح کر سکیں۔

اِسلام میں آخرت سے مراد وہ دن ہے جب دنیا اور کائنات سمیت ہر چیز ختم ہو جائے گی۔ تمام انسان مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے گا۔ یہ قیامت کا دن ہو گا۔

یہ دن انصاف کا دن ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی۔ جس میں تمام لوگوں نے دنیا میں جو اعمال کیے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا

پورا بدلہ دے گا۔ کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں کی جائے گی۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا وزن زیادہ ہو گا وہ جنت میں جائیں گے۔ جہاں ہر قسم کی نعمتیں ہوں گی۔ جن لوگوں کے نیک اعمال کا وزن کم ہو گا یعنی جن کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جہاں اُنہیں عذاب دیا جائے گا۔ مسلمان ہونے کے لیے آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) اسلام میں آخرت سے کیا مُراد ہے؟

(ب) قیامت کا دن کیسا ہوگا؟

(ج) آخرت میں نیک اعمال کا بدلہ کیسا ملے گا؟

2- درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا)	قیامت کے دن کس کی عدالت لگے گی؟	بادشاہوں کی	اللہ تعالیٰ کی
(ب)	نیک اعمال والے انسان کہاں جائیں گے؟	جنت میں	دوزخ میں
(ج)	بُرے اعمال والے انسان کہاں جائیں گے؟	دوزخ میں	جنت میں

3- سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو .... کرے گا۔

(ب) آخرت میں اچھے کاموں پر .... ملے گی۔

(ج) انسان کو بُرے کاموں کا بدلہ .... کی صورت میں ملے گا۔

(د) ہر انسان کو اس کے عمل کا .... دیا جائے گا۔

(ہ) مسلمان .... کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

Not For Sale - PESRP

(ب) ا۔ قرآن مجید کا تعارف

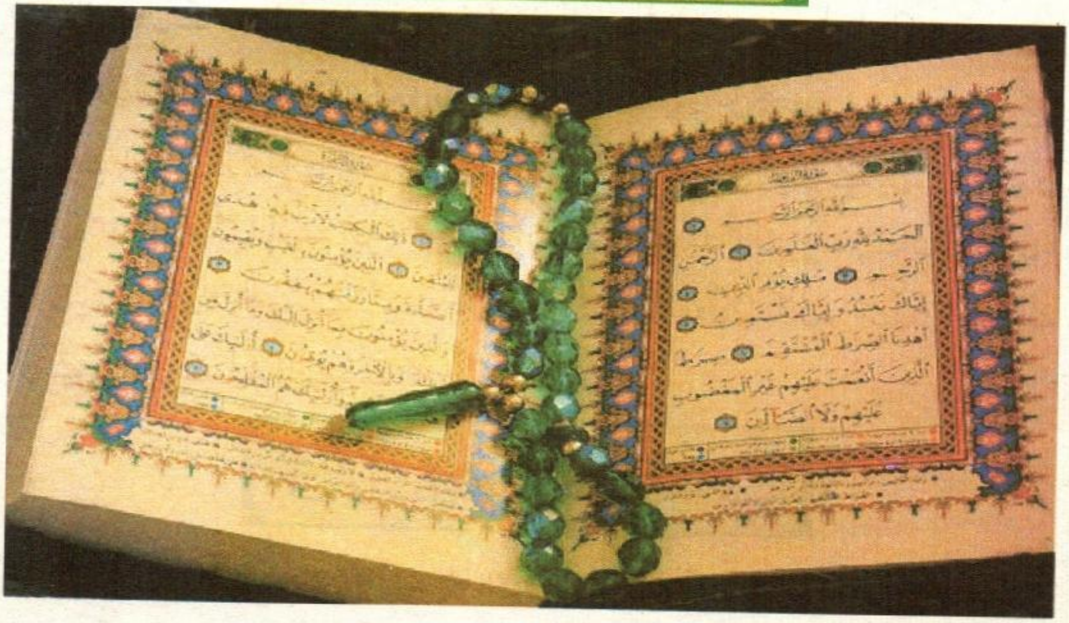

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قُرآنِ مجید کا مختصر تعارف بیان کر سکیں۔
- تلاوتِ قُرآنِ مجید کے آداب سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر مقدس کتابیں نازل فرمائیں۔ مشہور آسمانی کتابوں کے نام زبور، تورات، انجیل اور قُرآن مجید ہیں۔ زبور حضرت داؤد علیہ السّلام، تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔ آخری کتاب قُرآن مجید ہے جو ہمارے پیارے نبی اور رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر نازل ہوئی۔ جس طرح حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم آخری رسول اور آخری نبی ہیں اسی طرح قُرآن مجید بھی آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ قیامت تک تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قُرآن مجید کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سارا قُرآن ایک ہی وقت میں نازل نہیں کیا بلکہ یہ چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقریباً (23) تیئس سال کے عرصے میں نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فرشتے حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ قُرآن مجید کی وہ آیات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں مکی آیات کہلاتی ہیں اور جو آیات ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں انھیں مدنی آیات کہتے ہیں۔ قُرآن مجید کی سورتیں ۱۱۴ ہیں اور تیس پارے ہیں۔ ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے قُرآن پاک پر ایمان رکھتے ہیں۔ قُرآن پاک پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اس کی ہر بات سچ ہے اس لیے ہر مسلمان کے لیے قُرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا لازم ہے۔

۲۔ قُرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب

قُرآن مجید چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ لہٰذا اس کی تلاوت کرتے وقت کچھ آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

-1 قُرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔
-2 قُرآن مجید کی تلاوت سے پہلے وضو کرنا چاہیے۔
-3 قُرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعَوُّذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔
-4 قُرآن مجید کو پڑھتے وقت اعراب کا خیال رکھنا چاہیے اور صحیح تلفظ سے پڑھنا چاہیے۔
-5 قُرآن مجید کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔
-6 قُرآن مجید پڑھتے وقت باتیں نہیں کرنی چاہیں۔
-7 قُرآن پاک پڑھا جا رہا ہو تو ادب سے سننا چاہیے۔

قُرآن مجید کی تلاوت کے آداب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جب قُرآن پڑھا جائے تو اسے توجّہ سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"
(سورۃ الاعراف:204)

Not For Sale - PESRP

مشق

1- دیے گئے سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(ا) مشہور آسمانی کتابوں کے نام تحریر کریں۔

(ب) قُرآن مجید کس نبی پر نازل ہوا؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے قُرآن مجید کیوں نازل کیا؟

(د) قُرآن مجید کی تلاوت کے پانچ آداب تحریر کریں۔

2- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(ا) قُرآن مجید کتنے عرصہ میں نازل ہوا؟

تیئس سال | پچیس سال | تیس سال

(ب) قُرآن مجید کی تلاوت سے پہلے کس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

صرف ہاتھ صاف ہوں | جسم، لباس اور جگہ پاک ہو | صرف لباس صاف ہو

(ج) قُرآن مجید کی تلاوت سے پہلے کیا پڑھنا ضروری ہے؟

السلامُ علیکم | سبحان اللہ | تعوّذ و تسمیہ

(د) قُرآن مجید میں کتنی سورتیں ہیں؟

112 | 113 | 114

(ہ) قُرآن مجید میں کتنے پارے ہیں؟

20 | 25 | 30

3- آسمانی کتابوں کے ناموں کو رسولوں کے ناموں سے ملائیں جن پر یہ نازل ہوئیں۔

تورات	حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
انجیل	حضرت داؤد علیہ السّلام
قُرآن مجید	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
زبور	حضرت موسیٰ علیہ السّلام

عملی کام

- طلبہ قُرآن مجید کے جن پاروں کی تلاوت کر چکے ہیں ان کے نام خوشخط لکھیں۔

Not For Sale - PESRP

نماز

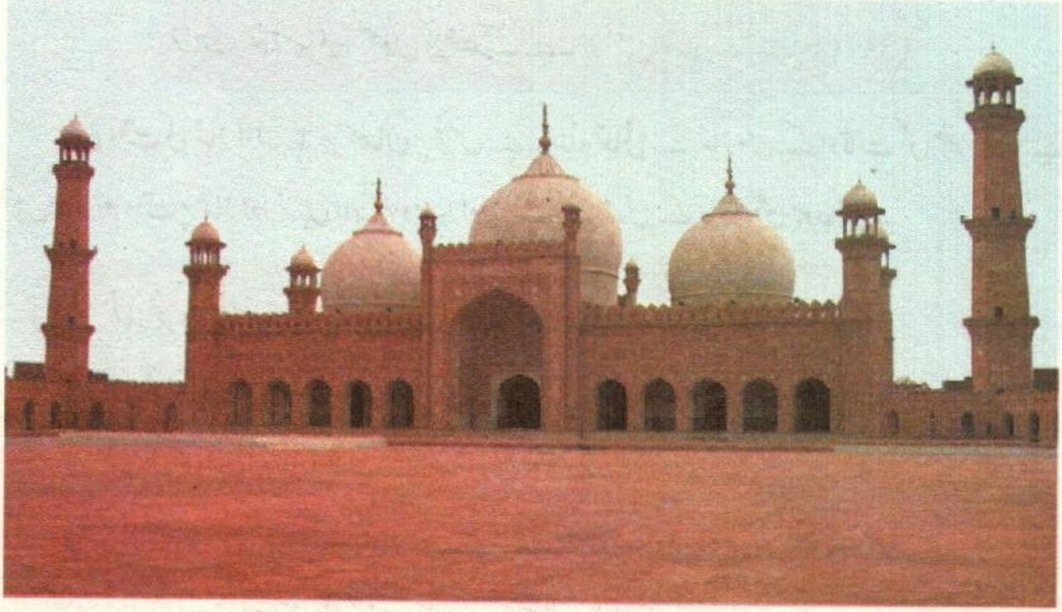

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قرآن وسنّت کی روشنی میں نماز کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- اوقاتِ نماز کے بارے میں جان کر ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- آدابِ نماز سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نماز میں ان کا اطلاق کر سکیں۔

(ج) ا۔ اوقاتِ نماز

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز فرض عبادت ہے۔ قُرآن مجید میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ (سورۃ النساء: 103)

نماز ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نماز کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

ترجمہ: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (سنن النسائی، حدیث نمبر: 3391)

پانچ وقت کی نماز ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے اوقات بھی مقرر کر دیے ہیں تا کہ ہم وقت پر نماز ادا کریں اور نظم و ضبط اور وقت کی پابندی کے عادی بھی ہو جائیں۔

نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ مغرب اور نمازِ عشا پانچ نمازیں ہیں۔

- نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔
- نمازِ ظہر کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے۔
- نمازِ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک ہے۔
- نمازِ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے۔
- نمازِ عشا کا وقت نمازِ مغرب کا وقت ختم ہونے سے صبح صادق تک ہے۔

۲۔ آدابِ نماز

نماز ادا کرنے کے لیے جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ نماز میں ہم اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں نہایت ادب اور احترام کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہیے۔

۲۔ نماز ادا کرنے کے دوران دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف ہونا چاہیے۔

۳۔ نماز عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

۴۔ نماز اطمینان و سکون سے ادا کرنی چاہیے اور جلد بازی سے بچنا چاہیے۔

۵۔ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا، بدن کھجانا، ہنسنا یا اِشارے کرنا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

۶۔ نماز ادا کرنے کے لیے بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ نماز کی جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔

۷۔ نماز سے پہلے وضو کرنا لازمی ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۸۔ نماز ادا کرتے وقت رُخ، کعبہ شریف کی طرف ہونا ضروری ہے۔

۹۔ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔

مشق

-1 نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(ا) ہر مسلمان کو روزانہ کتنی نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے؟

(ب) نماز میں ہمارا دھیان کس طرف ہونا چاہیے؟

(ج) نماز ادا کرنے کے چار آداب تحریر کیجیے۔

-2 صحیح بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے X کا نشان لگائیں۔

	درست	غلط
(ا) نماز ہمارے دین میں اہم عبادت ہے۔		
(ب) نماز کے اوقات کی پابندی ضروری نہیں۔		
(ج) نماز سے پہلے وضو کرنا لازمی ہے۔		
(د) صرف پاکستان کے مسلمان خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔		

-3 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) ہر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ کون سی عبادت فرض کی گئی ہے؟

صدقہ | نماز | خیرات

(ب) نماز کس انداز سے ادا کرنی چاہیے؟

اطمینان | سُستی | جلدی

(ج) نماز باجماعت کا ثواب اکیلے نماز ادا کرنے سے کتنے گنا زیادہ ہے؟

بیس | پچیس | ستائیس

۳۔ قبلے کا تعارف اور اہمیت

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- خانۂ کعبہ کا مختصر تعارف اور اہمیت بیان کر سکیں۔
- مسجد کی معاشرتی اہمیت کے بارے مختصراً جان سکیں۔
- آدابِ مسجد سے آگاہ ہو سکیں اور ان کا عملی اطلاق کر سکیں۔

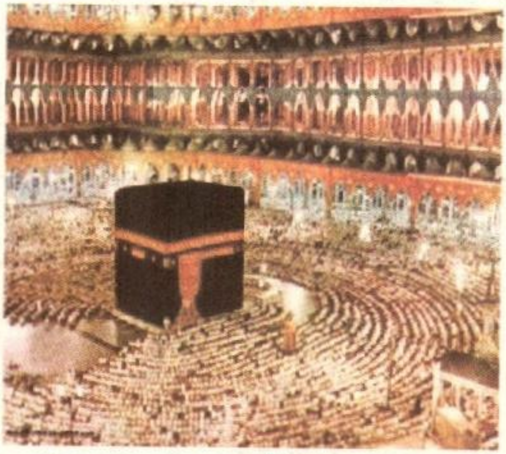

خانۂ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ خانۂ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر قرار دیا ہے۔ خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہیں، نماز ادا کرتے وقت اپنا رُخ خانۂ کعبہ کی طرف کرتے ہیں۔ اسی لیے دنیا کی تمام مسجدوں کے رُخ بھی قبلہ یعنی خانۂ کعبہ کی جانب ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے وقت قبلے کی طرف رُخ کر کے پوری دنیا کے مسلمان ایک دوسرے کو اور دنیا بھر کے لوگوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ الگ الگ ملکوں میں رہنے کے باوجود ان سب کا دین ایک ہے اور ایک ہی عبادت گاہ یعنی خانۂ کعبہ ان کا روحانی مرکز ہے۔ خانۂ کعبہ مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔

۴۔ مسجد کی اہمیت اور احترام

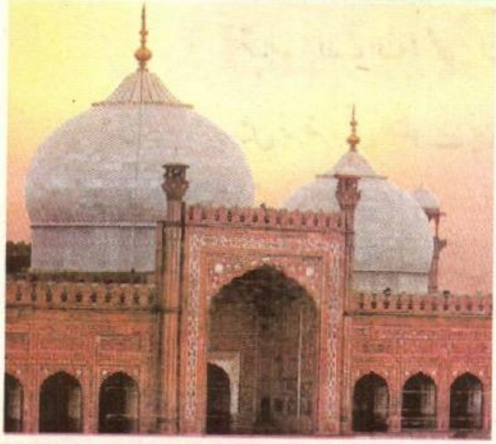

مسجد کے لغوی معنی ہیں "سجدہ کرنے کی جگہ"

مسجد کو اللہ تعالیٰ کا گھر قرار دیا گیا ہے۔ نماز ادا کرنے کے لیے مساجد بنائی جاتی ہیں کیونکہ اسلام میں نماز اہم ترین عبادت ہے۔

اہمیت

مسجد کو اسلامی معاشرے میں بڑی اہمیت

حاصل ہے۔ ہر مسلمان مسجد میں اپنے رب کے حضور نماز ادا کرتا ہے۔ وہاں اُسے دوسرے مسلمان بھائیوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔ پانچ وقت آپس میں ملنے سے محبت بڑھتی ہے اور باہمی اتفاق پیدا ہوتا ہے۔ مسجدیں دینی، مذہبی و معاشرتی تعلیم کا اہم ذریعہ ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے قبا پہنچے تو سب سے پہلے مسجد تعمیر کی جسے مسجدِ قبا کہتے ہیں اور مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد مسجدِ نبوی تعمیر فرمائی۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم مسجد میں ہی سارے معاملات طے فرماتے تھے اور اہم فیصلے کرتے تھے۔ مختلف قبیلوں کے وفود جب آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے ملنے آتے تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اُن سے مسجد میں ہی ملاقات فرماتے تھے۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اصحابِ صُفّہ کی تعلیم کے لیے بھی مسجد میں ہی جگہ مقرر فرمائی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں بھی مسجد کو ایسی ہی اہمیت حاصل رہی۔ گویا مسجدیں ہمارے لیے مدرسے اور مکتب کا کام بھی دیتی ہیں۔

احترام

مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ یہ پاک جگہ ہے۔ اس کا ادب اور احترام ہر مسلمان پر واجب ہے۔ مسجد کے چند آداب درج ذیل ہیں جن کا ہمیں خیال رکھنا چاہیے۔

1- مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے اور یہ دُعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

2- مسجد میں غیر ضروری گفتگو سے بچنا چاہیے۔

3- مسجد میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزریں۔

4- مسجد میں اُونچی آواز سے باتیں نہ کریں۔

5- مسجد کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے۔

6- پیاز، لہسن، مولی یا کوئی ایسی چیز جس سے منہ میں بدبُو پیدا ہو، کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔

Not For Sale - PESRP

7- جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ہوں اُن سے آگے نہیں نکلنا چاہیے۔

8- مسجد میں ہمیشہ باوضو رہنا چاہیے۔

9- مسجد میں خوشبُو لگا کر جانا بہتر ہے۔

10- مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔

مشق

1- مختصر جواب دیں۔

(ا) اسلام میں اہم ترین عبادت کون سی ہے؟

(ب) نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر فرمائی؟

(ج) اسلام میں مسجد کی اہمیت بیان کریں۔

(د) مسجد کے کوئی سے پانچ آداب بیان کریں۔

2- درج ذیل میں سے مسجد کے آداب کے خلاف باتوں پر (✕) کا نشان لگائیں۔

(ا) شوروغل۔

(ب) صفائی وستھرائی۔

(ج) لڑائی جھگڑا۔

(د) دوسروں کے آگے سے گزرنا۔

(ہ) بدبُودار چیز کھا کر مسجد میں داخل ہونا۔

(و) سکون و اطمینان۔

(ز) فضول گفتگو۔

(ح) ناک صاف کرنا۔

3- خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) اسلام میں .... اہم ترین عبادت ہے۔

(ب) مسجد کے لغوی معنی ہیں .... کی جگہ۔

(ج) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے .... پاؤں اندر رکھیں۔

(د) مسجد میں نمازی کے .... سے نہ گزریں۔

(ہ) مسجد سے نکلتے وقت پہلے .... پاؤں باہر رکھیں۔

4- کالم "الف" کے جملوں کو کالم "ب" کی مدد سے مکمل کریں۔

کالم "الف"	کالم "ب"
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے قبا	مسجد میں ہی طے کیے جاتے۔
مسلمانوں کے تمام مسائل، اہم فیصلے و معاملات	دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔
مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے	بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیے۔
مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے	پہنچے تو سب سے پہلے مسجدِ قبا تعمیر کی۔

Not For Sale - PESRP

باب سوم

سیرتِ طیبّہ

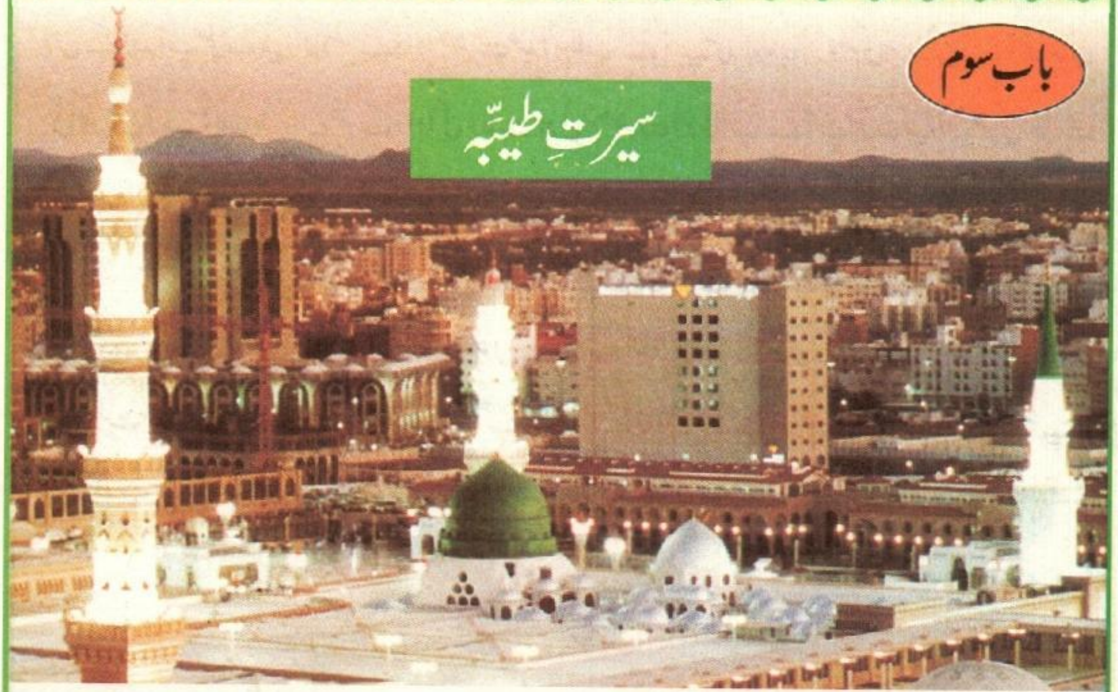

(الف) حضرت عبد المطّلب کی وفات سے آغازِ وحی تک حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حیاتِ طیبہ

۱۔ حضرت ابو طالب کی کفالت

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بچپن کے بارے میں اہم معلومات بیان کر سکیں۔
- حضرت ابو طالب کی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ محبت و شفقت کو واضح کر سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے والد حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ جب آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عمر چھے سال ہوئی تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی والدہ حضرت آمنہ بھی وفات پا گئیں۔

اس کے بعد آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پرورش کی۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دادا کی وفات ہوئی تو حضرت ابوطالب نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی۔

حضرت ابوطالب حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا تھے۔ حضرت ابوطالب کو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بہت محبت تھی۔ وہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اپنے بچوں سے بڑھ کر شفقت فرماتے تھے۔ خاص خیال رکھتے اور ہر قسم کی سہولت مہیا کرتے۔ گھر سے باہر جاتے تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے۔ آپ کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ کبھی تجارت کی غرض سے سفر پر جاتے تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی ساتھ لے جاتے تھے۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم عرب کے کس مشہور شہر میں پیدا ہوئے؟

مدینہ منورہ — مکّہ مکرّمہ — طائف

ب۔ والدہ کے انتقال کے وقت آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عمر کتنے برس تھی؟

چار سال — چھے سال — آٹھ سال

ج۔ حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو اس وقت آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عمر کتنے برس تھی؟

چھے سال — آٹھ سال — بارہ سال

د۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پرورش کس نے کی؟

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا — حضرت ابوطالب — حضرت عبدالمطّلب

Not For Sale - PESRP

2- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے والد .... کا انتقال ہو چکا تھا۔

ب۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی والدہ ماجدہ کا نام .... تھا۔

ج۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دادا کا نام .... تھا۔

د۔ حضرت ابوطالب آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے .... تھے۔

ہ۔ حضرت ابوطالب کا پیشہ .... تھا۔

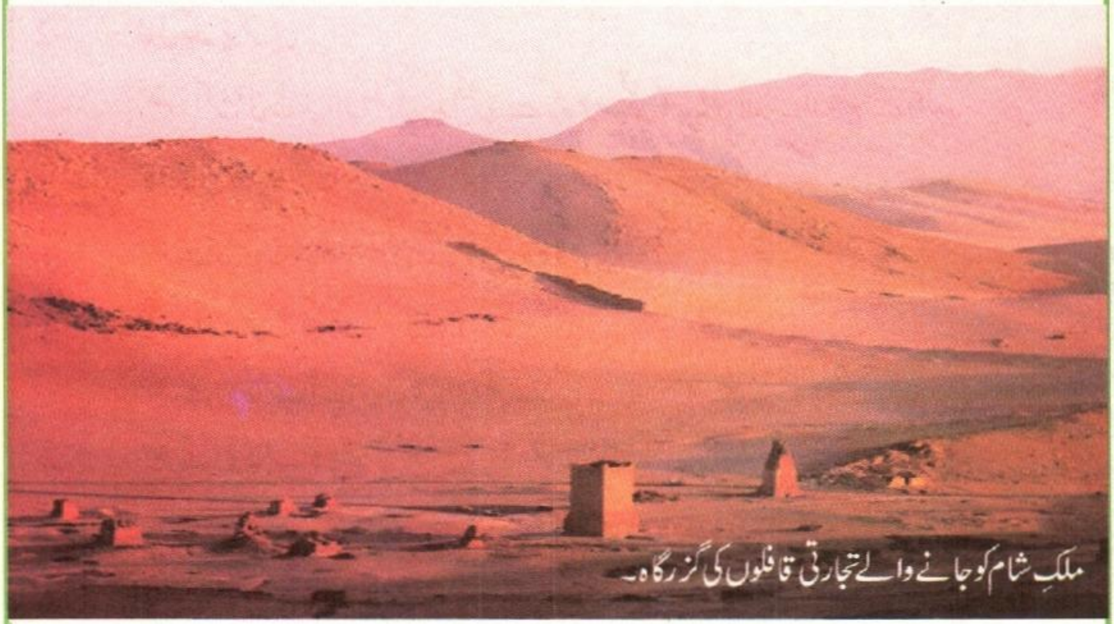

ملکِ شام کو جانے والے تجارتی قافلوں کی گزرگاہ۔

۲۔ سفرِ شام

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سفرِ شام کے بارے بنیادی معلومات بیان کر سکیں۔
- عیسائی راہب 'بحیرا' کی حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے گفتگو کے بارے جان سکیں۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا حضرت ابو طالب کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ تجارت کی غرض سے ملکِ شام جایا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عمر تقریباً بارہ سال تھی کہ حضرت ابو طالب سامان تجارت لے کر ملک شام جانے کی تیاری کرنے لگے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے چچا کے ساتھ ملک شام جانے کی خواہش ظاہر کی۔

حضرت ابو طالب طویل اور دشوار گزار سفر کی وجہ سے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے۔ مگر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اصرار پر حضرت ابو طالب آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو شام کے سفر پر ساتھ لے گئے۔

Not For Sale - PESRP

جب حضرت ابو طالب بصرىٰ پہنچے تو عیسائی راہب بُحَیرا سے ملاقات ہوئی۔ وہ شخص تورات اور انجیل کا عالم تھا۔ اُس نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ مبارک پر نبوّت کی نشانیاں دیکھیں اور حضرت ابو طالب سے کہا کہ اس بچے کو واپس لے جاؤ۔ اس کے چہرے پر آخری نبی کی نشانیاں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں دشمن آپ لوگوں کو تکلیف پہنچائیں۔ حضرت ابو طالب نے یہ سن کر اپنا مال وہیں بیچ دیا اور واپس مکہ آگئے۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

ا۔ حضرت ابو طالب ملکِ شام کیوں جاتے تھے؟

ب۔ حضرت ابو طالب حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنے ساتھ ملکِ شام کے سفر پر کیوں نہیں لے جانا چاہتے تھے؟

ج۔ عیسائی راہب بحیرا نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں حضرت ابو طالب سے کیا کہا؟

2- نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات میں سے درست پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ حضرت ابو طالب کا پیشہ تھا:

تجارت — ملازمت — مزدوری

ب۔ جب حضرت ابو طالب ملکِ شام جانے لگے تو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عمر مبارک کتنے برس تھی؟

دس — بارہ — پندرہ

ج۔ حضرت ابو طالب کی بحیرا نامی راہب سے کہاں ملاقات ہوئی؟

مدینہ منوّرہ — بصرىٰ — مکہ مکرمہ

د۔ بحیرا نے حضرت ابو طالب سے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں کیا کہا؟

واپس لے جائیں — آگے لے جائیں — چھوڑ جائیں

۳۔ حلف الفضول

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حلف الفضول کی وجہ تسمیہ بیان کر سکیں۔
- حلف الفضول کی اہمیت حدیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی روشنی میں واضح کر سکیں۔

اسلام سے پہلے عرب قبیلے معمولی باتوں پر بھی لڑتے تھے لیکن مقدّس مہینوں میں لڑائی سے بچتے تھے۔ قبیلہ قریش اور قبیلہ بنو قیس میں ایک مرتبہ ان مقدّس مہینوں میں لڑائی ہوئی۔ یہ لڑائی "حربِ فجار" کے نام سے مشہور ہے۔ اس لڑائی میں دونوں قبیلوں کو بہت نقصان کا سامنا کرنا پڑا جس پر دونوں قبیلوں کے چند سرداروں نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ معاہدہ کر لیا کہ وہ آپس میں لڑنے سے بچیں گے اور اُن میں سے ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا۔ مسافروں اور تاجروں کے قافلوں کی حفاظت کا عہد بھی کیا گیا۔

اس معاہدے میں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بھی شرکت فرمائی۔ اعلانِ نبوت کے بعد حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اس معاہدے میں شرکت پر خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:-

> اس معاہدہ کے بدلے اگر کوئی مجھ کو سُرخ رنگ کے سو عدد اونٹ بھی دے تو میں قبول نہ کروں اور آج بھی ایسے معاہدہ کے لیے مجھے کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں۔

اس معاہدہ کو "حلف الفضول" کہتے ہیں کیونکہ اس میں شامل لوگوں کے ناموں میں "فضل" آتا تھا۔

Not For Sale - PESRP

مشق

1۔ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

ا۔ قریش کے کن دو قبیلوں میں مقدس مہینوں کے دوران لڑائی ہوئی؟

ب۔ قبیلوں کے سرداروں نے آپس میں کیا فیصلہ کیا؟

ج۔ معاہدہ حلف الفضول کے بارے میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کیا ارشاد فرمایا؟

د۔ اس معاہدہ کو حلف الفضول کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ مقدس مہینوں کے دوران قبیلہ قریش اور قبیلہ .... کے درمیان لڑائی ہوئی۔

ب۔ یہ لڑائی .... کے نام سے مشہور ہے۔

ج۔ معاہدہ کیا گیا کہ آئندہ ہر شخص .... کی حمایت کرے گا۔

د۔ معاہدہ میں شامل لوگوں کے ناموں میں .... آتا تھا۔

3۔ درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
ا۔ اسلام سے پہلے عرب قبیلے معمولی باتوں پر آپس میں نہیں لڑتے تھے۔		
ب۔ دو عرب قبیلوں کے درمیان مقدس مہینوں میں لڑائی ہوئی۔		
ج۔ معاہدہ میں صرف تاجر قافلوں کی حفاظت کا عہد کیا گیا۔		
د۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے معاہدہ حلف الفضول میں شرکت نہیں کی۔		
ہ۔ معاہدہ حلف الفضول میں تمام عرب قبیلے شریک ہوئے۔		

۴۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت سے متعارف ہو سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دیانت داری کے بارے میں جان سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے بارے آگاہی حاصل کر سکیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ کی ایک نہایت مالدار خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تجارتی سامان دُور دراز علاقوں میں جاتا تھا۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ایمانداری اور اعلیٰ کردار کی شہرت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سامان تجارت کو ملک شام لے جانے کی درخواست کی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ درخواست قبول کر لی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تجارتی سامان لے کر شام تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ بھی آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ تھا۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عُمدہ اخلاق اور دیانت داری کی وجہ سے تجارت میں بہت زیادہ نفع ہوا۔

سفر سے واپسی پر میسرہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سفر کے حالات سنائے اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سچائی اور دیانت داری کی بہت تعریف کی۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی سچائی اور امانت داری کی وجہ سے ''صادق'' اور ''امین'' کے لقب سے پہلے ہی مشہور تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اچھے اخلاق اور ایمان داری سے بہت متاثر ہوئیں اور حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو شادی کا پیغام بھیجا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے چچا حضرت ابو طالب سے مشورہ کیا اور ان کی رضامندی سے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو گئی۔

Not For Sale - PESRP

مشق

1۔ نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

ا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی کن خوبیوں کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی؟

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے کیا درخواست کی؟

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے غلام نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں کیا بتایا؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ کی ایک نہایت .... خاتون تھیں۔

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اپنا سامان تجارت .... لے جانے کی درخواست کی۔

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام .... بھی آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سفر میں تھا۔

د۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے چچا .... سے شادی کے بارے میں مشورہ کیا۔

3۔ نیچے دیے گئے درست فقروں کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	درست	غلط
ا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ کی ایک مالدار خاتون تھیں۔		
ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سامان یمن لے جانے کی درخواست کی۔		
ج۔ سفر کے دوران حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ تھا۔		

Not For Sale - PESRP

۵۔ حجرِ اسود کی تنصیب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حجرِ اسود کے بارے جان سکیں۔
- حجرِ اسود کی تنصیب میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے فیصلہ کُن کردار کے بارے میں جان سکیں۔
- نبوّت سے قبل قریش میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مقام ومرتبے سے آگاہ ہو سکیں۔

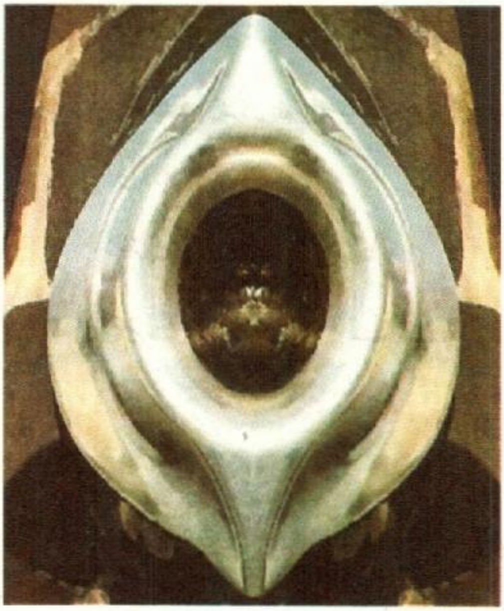

حجرِ اَسود سیاہ رنگ کا ایک مقدّس پتھر ہے جو کعبہ شریف کی دیوار میں نصب ہے۔ حجر کا مطلب پتھر اور اَسود کالے کو کہتے ہیں۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عمر مبارک 35 سال تھی تو اس زمانے میں حجرِ اَسود کی تنصیب کا جھگڑا کھڑا ہوا۔ کعبہ شریف نشیبی جگہ پر تھا اور اس کی عمارت کافی پرانی ہوگئی تھی۔ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے عمارت کو نقصان پہنچا تو قریش نے کعبہ شریف کی دوبارہ تعمیر شروع کی۔ جب کعبہ شریف کی دیواریں بلند ہوئیں تو حجرِ اَسود کو اس کے اصل مقام پر رکھنے کا مسئلہ پیدا ہوا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ حجرِ اَسود کو دیوار میں رکھنے کا مبارک کام وہ کرے، اس پر جھگڑا ہوا اور کئی دن تک جاری رہا۔

آخر یہ طے پایا کہ اگلے دن صبح کے وقت جو شخص سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہو، وہی اس جھگڑے کا فیصلہ کرے۔ دوسرے دن سب سے پہلے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔

Not For Sale - PESRP

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھتے ہی سب پکار اُٹھے ''صادق'' اور ''امین'' آ گئے۔ ہمیں ان کا ہر فیصلہ منظور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس جھگڑے کا حال سننے کے بعد ایک چادر منگوائی اور حجرِ اَسود کو اُٹھا کر اس چادر پر رکھ دیا اور ہر قبیلہ کے سردار کو کہا کہ چادر کے کونے پکڑ کر حجرِ اَسود کو اس مقام تک لے آئیں جہاں اسے لگانا تھا۔ جب حجرِ اَسود اس مقام تک آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اُسے اس کی اصل جگہ پر لگا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دانش مندی اور اچھے فیصلے سے تمام قبیلے خوش ہو گئے اور لڑائی کا خطرہ ٹل گیا۔

مشق

1۔ نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

ا۔ حجرِ اَسود کا مطلب کیا ہے؟

ب۔ تعمیر کعبہ کے وقت حجرِ اَسود نصب کرنے پر کیوں جھگڑا ہوا؟

ج۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حجرِ اَسود کی تنصیب کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟

د۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیصلہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

2۔ نیچے دیے گئے سوالات کے درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ حجرِ اَسود کا رنگ ہے:

سیاہ | سرخ | بھورا

ب۔ حجرِ اَسود نصب کرنے کے وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر مبارک تھی:

30 سال | 35 سال | 38 سال

ج۔ حجرِ اَسود کا مسئلہ کب پیدا ہُوا؟

خانہ کعبہ کی دیوار بلند ہونے پر | خانہ کعبہ کی تعمیر سے پہلے | خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد

Not For Sale - PESRP

3۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ حجرِ اَسود خانہ کعبہ کی .... میں نصب ہے۔

ب۔ حجر کا مطلب .... ہے۔

ج۔ قبیلوں میں یہ طے پایا کہ جو شخص .... میں سب سے پہلے داخل ہو وہی جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔

د۔ ہر قبیلہ کے سردار نے .... کے کونے کو پکڑ کر حجرِ اَسود کو اٹھایا۔

۶۔ غارِ حراء میں خَلوت نشینی

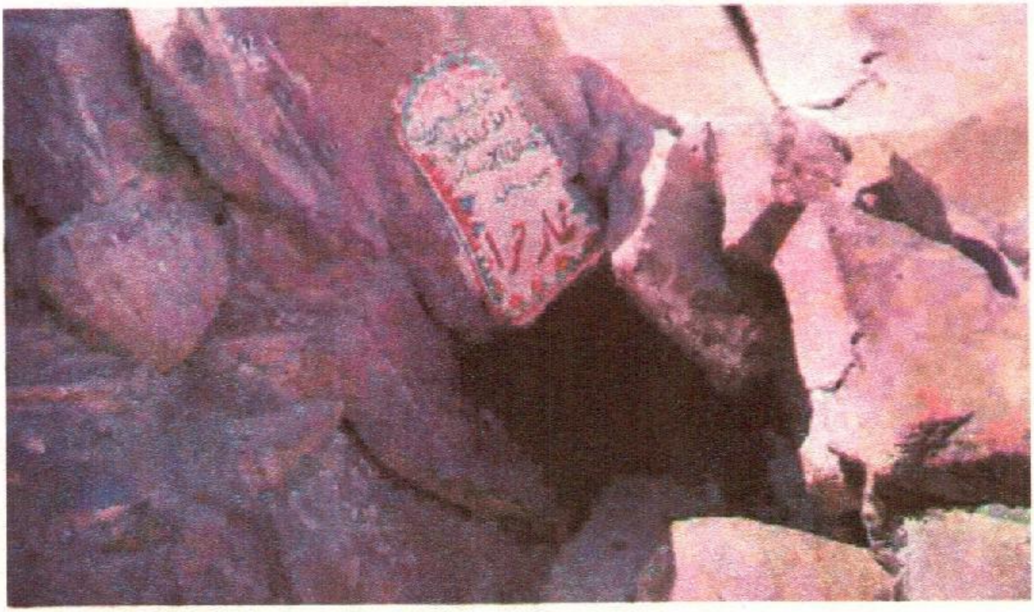

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- غارِ حرا کے بارے بنیادی معلومات حاصل کر سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر پہلی وحی کے بارے جان سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ایمان لانے والی پہلی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عرب کے لوگوں کی بُت پرستی اور بُری عادات دیکھ کر غم زدہ رہتے تھے۔ اُن لوگوں نے خانہ کعبہ میں جگہ جگہ بُت نصب کر رکھے تھے اور ان کو سجدہ کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار ہے جسے غارِ حرا کہتے ہیں۔ یہ غار جبلِ نور میں واقع ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اکثر غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قیام کئی کئی روز غارِ حرا میں رہتا، اس لیے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کھانا بھی ساتھ لے جاتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غارِ حرا میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ غارِ حرا میں حضرت جبریل علیہ السّلام آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر وحی لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے وحی کی ساری کیفیت بیان کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نبوت کی شہادت دی، اس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل کیا۔

مشق

1۔ نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

ا۔ غارِ حرا کہاں واقع ہے؟

ب۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غارِ حرا میں کیوں تشریف لے جاتے تھے؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر سب سے پہلے کہاں آئے؟

2۔ درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ غارِ حرا مکہ مکرمہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟

چھے کلومیٹر | پانچ کلومیٹر | تین کلومیٹر

ب۔ غارِ حرا کس پہاڑ میں واقع ہے؟

جبلِ نور | جبلِ ثور | جبلِ اُحد

ج۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کہاں تھے؟

بیت اللہ | غارِ ثور | غارِ حرا

د۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے وحی کی کیفیت سب سے پہلے کس کو بتائی؟

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Not For Sale - PESRP

3۔ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ اسلام سے پہلے خانہ کعبہ میں جگہ جگہ بُت .... کر رکھے تھے۔

ب۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم غارِ حرا میں اللہ تعالیٰ کی .... کرتے تھے۔

ج۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم غارِ حرا میں اپنے ساتھ .... بھی لے جاتے تھے۔

د۔ پہلی وحی نازل ہوئی تو حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی عمر مبارک .... سال تھی۔

ہ۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ مجھے .... اوڑھا دو۔

(ب) ۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صداقت

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- صداقت کے معنی و مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔
- سیرتِ طیبہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی روشنی میں صداقت کی اہمیت اجاگر کر سکیں۔
- اسلاف کی زندگی سے صداقت کی کوئی ایک مثال بیان کر سکیں۔
- صداقت کے فوائد بیان کر سکیں اور صداقت کا اطلاق اپنی زندگیوں میں کر سکیں۔

استاد صاحب کمرہ جماعت میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے سب کو سلام کرنے کے بعد کہا: بچّو! آج کا ہمارا سبق صداقت ہے۔ انہوں نے پہلے سعد اور بعد میں عمر سے پوچھا۔ آپ صداقت کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ سعد بولا: صداقت کا مطلب ہے "سچ بولنا"۔ عمر نے کہا: جناب صداقت کا مطلب ہے "سچی بات کہنا"۔

استاد صاحب نے فرمایا سعد اور عمر کا جواب درست تو ہے مگر مکمل نہیں۔ صداقت کے معنی ہیں "سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا"۔ صداقت کا بہترین عملی نمونہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے پیش کیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم بچپن ہی سے سچ بولا کرتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم "صادق" اور "امین" کے نام سے مشہور تھے۔ صادق سے مراد ہے۔ وہ سچا جو کبھی جھوٹ نہ کہے۔ اور امین کے معنی ہیں، وہ امانت دار جو کبھی خیانت نہ کرے۔ اتنے میں عامر نے کہا: جناب آپ ہمیں کوئی ایسا واقعہ بھی سنائیں جس سے ہمیں آنحضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صداقت کی مثال ملے۔

استاد صاحب نے کہا: تو ایسا واقعہ سنو! آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک مرتبہ مکّہ والوں کو صفا کے پہاڑ پر بلایا۔ جب لوگ پہاڑ کے دامن میں جمع ہو گئے تو آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان سے کہا: اے مکّہ والو! اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر آچکا ہے، جو حملہ کرنے والا ہے، تو کیا میری بات سچ مانو گے؟ سب نے کہا: جی ہاں! ضرور سچ مانیں گے، کیونکہ آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم صادق اور امین ہیں۔ ہم گواہ ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی جھوٹ نہ بولا اور نہ ہی کبھی کسی کے مال میں خیانت کی۔

Not For Sale - PESRP

بچّو! آپ نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صداقت کی مثال سُنی۔ یاد رکھیں! صداقت بہت اچھی عادت ہے۔ صداقت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جب کہ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں صداقت سے کام لینا چاہیے۔ اتنے میں طاہر نے اجازت پا کر پوچھا: جناب! اگر ہمیں کوئی جانی خطرہ ہو اور سخت نقصان پہنچنے والا ہو تو ہمیں کیا اُس صورت میں بھی سچ ہی بولنا چاہیے؟ استاد صاحب نے فرمایا: پیارے بچو! اس کے لیے میں آپ کو ایک سچی کہانی سُناتا ہوں۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کہانی ہے۔ جب وہ بارہ برس کے ہوئے تو ان کی محترمہ والدہ نے انہیں تعلیم کے لیے ایک قافلے کے ساتھ بغداد بھیجا۔ والدہ نے چالیس دینار کی رقم بچّے کی قمیص میں سی دی اور روانہ کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی: "بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا، کبھی جھوٹ نہ بولنا کیوں کہ صداقت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جب کہ جھوٹ بڑا گناہ ہے۔"

قافلہ جونہی جنگل سے گذرا تو اسے ڈاکوؤں نے گھیر لیا۔ لوٹا ہوا مال سمیٹ کر جب سب ڈاکو واپس جانے لگے تو اُن کے سردار کی نظر بچّے پر پڑی۔ اُس نے بچّے سے پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کوئی مال ہے؟ بچّے نے جواب دیا: "ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں، جو میری ماں نے مجھے قمیص میں سی کر دیے ہیں۔" ڈاکوؤں کا سردار حیرت سے بولا: "اے لڑکے! تم نے اپنے چالیس دینار ہمیں کیوں بتائے جنہیں تمہاری ماں نے قمیص میں چھپا رکھا تھا؟" بچّے نے جواب دیا: "میری ماں نے رخصت کرتے ہوئے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا، جھوٹ کبھی نہ بولنا کیوں کہ صداقت سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے جبکہ جھوٹ بڑا گُناہ ہے۔" حیرت زدہ سردار نے سوچا کہ ایک طرف یہ کمسن لڑکا ہے جس نے ہر حال میں سچ بولا اور اپنی ماں اور اللہ تعالیٰ کا حکم بجا لایا۔ دوسری طرف ہم ہیں جو لوگوں کو لوٹتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور اپنے رب کے کسی حکم کو نہیں مانتے۔ لڑکے کی صداقت سے ڈاکو اور ان کا سردار اس قدر شرمندہ ہوئے کہ انہوں نے لوٹا ہوا مال قافلے کو واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر ڈاکا زنی سے توبہ کر لی۔ پیارے بچو! آپ نے دیکھا کہ صداقت کا نتیجہ کتنا اچھا نکلا! یوں ہم سب کو ہمیشہ صداقت سے کام لینا چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہم سے بہت خوش ہوگا۔ تمام بچے کہانی سن کر بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ صداقت کے راستے پر چلیں گے اور والدین کا حکم مانیں گے۔

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دیں۔

(ا) صداقت کسے کہتے ہیں؟

(ب) لوگ نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کن ناموں سے پکارتے تھے؟

(ج) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے انہیں کیا نصیحت کی؟

(د) سچ بولنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

2- سبق کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ .... کوہ صفا کے پہاڑ پر بلایا۔

(ب) لوگ .... کے دامن میں جمع ہو گئے۔

(ج) سب نے کہا ضرور سچ مانیں گے، کیونکہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم .... اور .... ہیں۔

(د) ڈاکوؤں نے لوٹا ہوا مال قافلے کو .... کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے .... مانگ کر توبہ کر لی۔

3- دیے گئے جوابات میں سے درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

(ا) صداقت کے معنی ہیں:

بہادری | مکمل سچائی | نیکی

(ب) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کس نام سے مشہور تھے؟

خطاب | طیّار | صادق وامین

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے لوگوں کو کس پہاڑ پر بلایا؟

صفا | احد | بدر

(د) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دینار دیے:

دوست نے | والدہ نے | بھائی نے

(ہ) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کتنے دینار تھے؟

بیس | تیس | چالیس

(و) حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دینار کہاں چُھپے تھے؟

جیب میں | قمیص میں سلے | تھیلی میں پڑے

عملی کام

- طلبہ صداقت کے فوائد اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔
- طلبہ ہر مہینے میں ایک دن ''یومِ صداقت'' کے طور پر منائیں اور صادق بننے کی کوشش کریں۔

۲۔ حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امانت داری

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- امانت داری کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو صادق و امین کا لقب دیے جانے کی وجہ بیان کر سکیں۔
- سیرتِ طیبہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے امانت داری کی کوئی ایک مثال بیان کر سکیں۔

شام کا وقت تھا، دادی امّاں کے پاس ارشد اور اقراء بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا: دادی اماں آج ہمیں کہانی سنائیں۔ اتنے میں شکایت لے کر ثریا آ گئی اور بولی: دادی اماں دیکھیں محسن بھائی میرے پیسے واپس نہیں دے رہے، میں نے اپنی جیب خرچ سے بچا بچا کر یہ پیسے ان کے پاس رکھوائے تھے۔ دادی اماں نے محسن کو بلا کر پوچھا۔ محسن نے جواب دیا: دادی اماں سُنیں! ثریا بچت کرتی رہی اور میں پیسے سنبھالتا رہا۔ اس طرح کل دو سو روپے اکٹھے ہو گئے۔ میں نے ثریا کو اس کا حصہ ایک سو پچاس روپے دے دیے۔ باقی پچاس روپے میرے حصے کے ہیں، وہ کیوں دوں؟ یہ سن کر دادی اماں نے کہا: بیٹا محسن یہ پچاس روپے تمہارے حصے کے نہیں بلکہ خیانت کے ہیں۔ بہن کو جلدی سے واپس کر دو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کیوں کہ امانت میں خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

بچّوں نے پوچھا: دادی اماں! "امانت" کا مطلب کیا ہے؟ اور "خیانت" کسے کہتے ہیں؟ دادی امّاں نے بتایا: اُس مال یا چیز کو امانت کہتے ہیں جو آپ کسی دوسرے شخص کے پاس کچھ عرصہ تک حفاظت کے لیے رکھواتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر واپس لے لیتے ہیں۔ "امانت" کے طور پر رکھوائی گئی چیز کو اگر پوری کی پوری واپس نہ کریں یا اُس میں سے کچھ حصہ رکھ لیں تو وہ حرکت "خیانت" کہلاتی ہے۔ ہمارے دین اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم اپنے پاس رکھی گئی کسی کی امانت کا ہمیشہ خیال رکھیں، واپس مانگنے پر پوری پوری واپس کریں، یُوں امانت میں کسی قسم کی کوئی خیانت نہ کریں۔

Not For Sale - PESRP

مزید سمجھاتے ہوئے دادی امّاں نے کہا: بچّو! آج میں آپ کو ایک سچّی کہانی سناتی ہوں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بہت امانت دار تھے۔ دوست دشمن سبھی اُن کو "صادق" اور "امین" کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم دوسروں کے مالِ امانت کو ہمیشہ محفوظ رکھتے؛ مانگنے پر اُن کی چیزیں پوری پوری واپس کرتے؛ تجارت اور مال کے لین دین میں بھی آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کبھی خیانت نہ کرتے؛ کبھی جھوٹ نہ کہتے؛ اور ہمیشہ امانت داری اور صداقت کا بہترین عمل پیش کرتے تھے۔

بچّے غور سے باتیں سُن رہے تھے کہ محسن بولا: دادی امّاں! آپ ہمیں پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امانت داری کی کوئی مثال بھی بتائیں۔ دادی امّاں بولیں: پیارے بچّو! اُس زمانے میں ایک بہت مال دار تاجر خاتون مکّہ شہر میں رہتی تھیں۔ اُن کا نام حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ انہوں نے جب حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امانت داری اور صداقت کا چرچا سنا تو اپنا تمام کاروبار اور مالِ تجارت آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حوالے کردیا۔ اُن کا مال لے کر تجارت کے لیے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم دوسرے ملکوں کو جاتے۔ جب بھی جاتے تو امانت داری کی برکت سے بے شمار منافع ہوتا۔ بے مثال ایمان اور امانت داری دیکھ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے اپنے نکاح کا پیغام بھجوادیا، جو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے قبول کرلیا۔

دادی امّاں نے کہا: بچّو سنو! جب کفار کا ظلم حد سے بڑھ گیا اور اُن کی ناپاک حرکتیں خطرۂ جان بن گئیں تو فوری طور پر رات کی تاریکی میں آنحضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو مکّہ سے مدینہ ہجرت کرنی پڑی۔ اُس وقت بھی کفار کی امانتیں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس موجود تھیں۔ ایسے ہنگامی حالات میں بھی آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے لوگوں کی امانتیں پہلے واپس کرنا نہایت ضروری جانا۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر امانتیں ان کے حوالے کیں اور واپس کرنے کی نصیحت فرمائی جس کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت تک مدینہ منورّہ نہ گئے، جب تک سب امانتیں لوگوں کو واپس نہ کردیں۔

بچّو! دادی امّاں نے کہا: نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہُم بھی بہت امانت دار تھے۔

دادی امّاں کی باتیں سن کر محسن بہت متاثر ہوا۔ اُس نے ثریّا سے معذرت کی، اُس کو پچاس روپے واپس دیے اور کہا: دادی امّاں! میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی امانت میں خیانت نہیں کروں گا۔

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(ا) امانت کا مطلب کیا ہے؟

(ب) خیانت کسے کہتے ہیں؟

(ج) سبق کے مطابق امانت داری کی بہترین مثالیں کس نے پیش کیں؟

(د) ہجرت کے وقت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کی امانتیں واپس دینے کے لیے کس کے سپرد کیں؟

(ہ) نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

(و) دوسروں کی امانتوں کے ساتھ ہمیں کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟

2- درست جواب پر " ✔ " کا نشان لگائیں۔

(ا) حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم لوگوں میں مشہور تھے:

سخی | صادق اور امین | نذیر

(ب) دوسروں کی امانت کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے؟

تھوڑی واپس کریں | واپس نہ کریں | پوری واپس کریں

3- سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) امانت داری کا مطلب یہ ہے کہ انسان دوسرے کے مال میں .... نہ کرے۔

(ب) آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بہت .... تھے۔

(ج) آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کی .... واپسی کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں۔

Not For Sale - PESRP

4- کالم "الف" کو کالم "ب" سے ملا کر ہر جملہ مکمل کریں۔

کالم "الف"	کالم "ب"
(ا) ایمان اور امانت داری سے عزّت اور	ہم میں سے نہیں۔
(ب) قیامت کے دن سچا اور ایمان دار تاجر	ہم میں سے نہیں۔
(ج) جو دیانت دار نہیں وہ	کامیابی ملتی ہے۔
(د) جس نے ملاوٹ کی وہ	نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

عملی کام

- طلبہ کمرہ جماعت میں اپنے ساتھیوں کو امانت داری سے متعلق کوئی واقعہ سنائیں۔
- طلبہ گروہوں میں تقسیم ہو کر درج ذیل عنوانات پر بحث کریں۔

1- اگر کوئی آپ سے مشورہ مانگے۔ 2- اگر کوئی آپ کو اپنا راز بتائے۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو امانت اور خیانت کے مفہوم سے پوری طرح آگاہ کریں۔ عام زندگی سے مزید مثالیں دے کر انھیں امانت داری اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔
- مشق کا سوال نمبر 4 حل کرنے میں بچّوں کو مدد فراہم کریں اور دیے گئے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وضاحت کریں، جن کا حوالہ سوال میں دیا گیا ہے۔
- عملی کام میں طلبہ کی رہنمائی فرمائیں اور انھیں بتائیں کہ کسی کو نیک "مشورہ" دینا بھی دوسروں کی مدد کرنے کے برابر ہے اور کسی کا "راز رکھنا" بھی ایک طرح کی امانت داری ہے۔

۳۔ حسنِ معاملات

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حسنِ معاملات کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- سیرتِ طیبہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے حسنِ معاملات کی چند مثالیں بیان کر سکیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے حسنِ معاملات کی چند مثالیں بیان کر سکیں۔
- سائل کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں جان سکیں اور اس کا عملی طور پر مظاہرہ کر سکیں۔

شام کے وقت احسن اور عائشہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور آواز آئی۔ ''میں بھوکا ہوں۔ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ اللہ کے واسطے مجھے کھانا کھلا دیں''۔ احسن نے کہا: عائشہ جاؤ مانگنے والے کو بتاؤ کہ ہم خود کھانا کھا رہے ہیں۔ عائشہ نے کہا: میں بھی تو کھا رہی ہوں آپ جائیں اور بتائیں!

والد صاحب نے بچّوں کی باتیں سنی تو وہ خود اُٹھے اور سائل کو کھانا دے آئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر اُنہوں نے بچّوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: دیکھو بچّو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہمیشہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، دوسروں کی مدد فرماتے، لوگوں کی دیکھ بھال کرتے اور مانگنے والے کو خالی ہاتھ کبھی نہ لوٹاتے تھے۔ ہمیں بھی بھوکوں کو کھانا کھلانا چاہیے، دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی دوسروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں بھوکا ہوں۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اس شخص کے کھانے کے لیے اپنے گھر میں پیغام بھیجا تو گھر سے جواب آیا کہ '' خدا کی قسم گھر میں تو پانی کے سوا کچھ اور نہیں''۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ مہمان کو کون صحابیؓ آج رات اپنے ہاں ٹھہرائے گا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس مہمان کو اپنے ہاں ٹھہراؤں گا۔

Not For Sale - PESRP

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہمان کو گھر لے گئے اور بیوی کو بتایا کہ میرے ساتھ نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مہمان ہے، جس نے آج رات ہمارے گھر پہ ٹھہرنا ہے۔ اِس کے لیے کھانا لے آؤ۔ بیوی نے جواب دیا کہ گھر میں تو صرف بچّوں کے لیے کھانا موجود ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بچّوں کو کسی طرح بہلا کر سُلا دینا اور مہمان کے سامنے کھانا پیش کرتے وقت بہانے سے چراغ بجھا دینا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے کھانا پیش کرتے ہوئے بہانے سے چراغ بجھا دیا اور صحابی خود ظاہری طور پر مہمان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے۔ مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا لیکن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے گھر والوں نے کچھ کھائے بغیر رات گذاری۔ صبح جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے ابوطلحہ تم نے جو سلوک رات کو مہمان کے ساتھ کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

مزید سمجھاتے ہوئے والد صاحب نے کہا: پیارے بچّو! اچھا مسلمان تو وہی ہے جو دوسروں کے کام آئے۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بچّوں، بڑوں، غلاموں، رشتہ داروں، پڑوسیوں غرض یہ کہ سب کے کام آتے اور ان کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کرتے۔ اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ بھی رحم دلی کا سلوک کیا کرتے، اور کبھی کسی کا دل نہ دکھاتے۔ یہاں تک کہ جانوروں کے ساتھ بھی وہ ہمدردانہ سلوک کرتے اور دوسروں کو بھی ان کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی تاکید فرماتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے ساتھ عمدہ سلوک کریں، گھر بازار، سکول اور ہر جگہ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ دوسروں کی مدد کریں اور کسی سے بدسلوکی نہ کریں۔

احسن اور عائشہ نے اپنے والد صاحب کی باتیں بڑی توجہ سے سُنیں اور کہا کہ وہ آئندہ دوسروں کا خیال ضرور رکھیں گے۔ بھوکے سوالیوں کو کھانا کھلائیں گے۔ مشکل وقت میں دوسروں کے کام آئیں گے۔ ضرورت مندوں کی مدد کریں گے اور پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعلیمات پر ہمیشہ عمل کریں گے۔

مشق

-1 درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(ا) احسن اور عائشہ کے گھر میں دروازے پر کس نے دستک دی؟

(ب) احسن نے سائل کی آواز سن کر کیا کہا؟

(ج) احسن کے والد صاحب نے بچّوں کی باتیں سن کر کیا کیا؟

(د) والد صاحب نے بچّوں کو کیا نصیحت کی؟

-2 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) حسنِ معاملات سے مراد ہے:

اچھا برتاؤ | جھگڑا ختم کرنا | صلح کرنا

(ب) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مہمان کو کس صحابی نے اپنے گھر ٹھہرایا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے مہمان کے سامنے کھانا پیش کرتے ہوئے کیا کیا؟

چراغ بجھا دیا | چراغ روشن کردیا | چراغ قریب کردیا

(د) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں نے رات کیسے گذاری؟

تھوڑا کھانا کھا کر | پورا کھانا کھا کر | کچھ نہ کھا کر

Not For Sale - PESRP

3- سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے گھر سے جواب آیا کہ گھر میں .... کے سوا کچھ اور نہیں۔

(ب) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہمان کو .... لے گئے۔

(ج) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے کہا کہ گھر میں .... کے لیے کھانا موجود ہے۔

(د) مہمان نے .... بھر کر کھانا کھایا۔

(ہ) حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیشہ .... کو کھانا کھلاتے تھے۔

عملی کام

- طلبہ اپنے اساتذہ اور اپنی کلاس میں سب کا احترام کریں اور پڑھائی میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔
- سبق کی مثالیں اپنی نوٹ بک میں لکھیں اور ان پر خود بھی عمل کریں۔
- دوسروں سے عمدہ سلوک کرنے کی کوشش کریں۔
- درج ذیل باتوں پر غور کریں اور دو دو سطریں لکھیں:

1- اگر کوئی سوالی آپ کے در پر آئے   2- سکول میں اگر آپ کو مدد کرنے کا موقع ملے

(ج) حضرت مُحمدؐ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیاتِ طیبہ کی روشنی میں:

ا۔ رواداری

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- رواداری کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زندگی سے رواداری کی مثالیں بیان کر سکیں۔
- رواداری کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زندگی سے سبق حاصل کر سکیں۔
- رواداری کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر اپنا سکیں۔

رواداری سے مُراد دوسروں کا لحاظ رکھنا، ان کی باتوں کو برداشت کرنا اور دوسروں سے رعایت کرنا ہے۔ رواداری سے مُعافی بھی مراد لی جاتی ہے۔ رواداری مخالفین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور برائی کے بدلے میں احسان کرنا ہے۔ رواداری اور درگزر جیسی خوبیوں سے معاشرہ میں امن وسکون پیدا ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم رواداری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نہ صرف زیادتی اور ظلم کرنے والوں کو بلکہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رواداری کے چند واقعات پیش کیے گئے ہیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اسلام کی دعوت دینے لگے تو کفار نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کیں۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک کافر عقبہ نے گردن مبارک میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس آزمائش کو برداشت کیا اور بدلہ نہیں لیا۔

حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم صحن حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ کون ہے جو اُونٹ کی اوجھڑی اُٹھا لائے۔ عقبہ اُٹھا اور

Not For Sale - PESRP

اُونٹ کی اوجھڑی اُٹھالایا۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سجدہ میں گئے تو وہ اوجھڑی آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے کندھوں پر رکھ دی۔ کفار یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئے مگر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُن کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ نہ بدلا۔ کفار مکہ آنحضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تکالیف پہنچانے کے ساتھ ساتھ غریب اور بے کس مسلمانوں پر بھی ظلم کرتے تھے اور انہیں سخت ترین جسمانی سزائیں دی جاتی تھیں۔ اس ظلم کے باوجود آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اُن کے دُکھ درد میں شریک رہے اور رواداری کا سلوک کرتے رہے۔

رواداری کی ایسی مثال ہمیں انسانی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی، اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے جانی دشمنوں کو اس وقت معاف کر دیا، جب وہ ان سے اپنا بدلہ لینے کی پوری طاقت رکھتے تھے۔

مشق

-1 دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) رواداری سے کیا مراد ہے؟

(ب) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیات مبارکہ سے رواداری کا کوئی ایک واقعہ لکھیں۔

-2 درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) رواداری سے مراد ہے۔

ظلم کا بدلہ نہ لینا | مہمان نوازی | انتقام

(ب) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بُرائی اور بدی کے بدلے میں کیا کرتے تھے؟

صلح کرتے | بدلہ لیتے | صبر کرتے

-3 خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) عقبہ نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے کندھوں پر .... ڈال دی۔

(ب) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کبھی کسی ظلم کا .... نہیں لیا۔

Not For Sale - PESRP

4- دُرست بیان پر ✓ اور غلط پر ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) اپنے مخالفوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا رواداری کہلاتا ہے۔		
(ب) بدی اور برائی کا بدلہ لینا ضروری ہے۔		
(ج) آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو کفار نے بدسلوکی کی۔		
(د) آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہمیشہ صبر کی تلقین فرمائی۔		

Not For Sale - PESRP

۴۔ صبر و تحمل

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- صبر و تحمل کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- قرآنی آیت کی روشنی میں صبر کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- سیرتِ طیبہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے صبر کی مثال بیان کر سکیں۔
- صبر و تحمل کو عملی طور پر اپنی زندگیوں کا حصّہ بنا سکیں۔

صبر اور تحمل ایک بہترین صفت ہے۔ اپنے مزاج اور پسند کے خلاف کسی بھی بات یا عمل کو حوصلے سے برداشت کر لینا اور شکوہ نہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔ تحمل سے مراد کسی کی جانب سے کی جانے والی زیادتی کو برداشت کر لینا اور زیادتی پر درگزر کرنا ہے۔ صبر و تحمل تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی نمایاں صفت رہی ہے۔ صبر و تحمل کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرۃ:153)

ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زندگی صبر و تحمل کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اعلانِ نبوت کے بعد کفّارِ مکّہ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جو تکلیفیں پہنچائیں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُنہیں نہ صرف برداشت کیا بلکہ کسی سے بدلہ بھی نہیں لیا۔ کفّارِ مکّہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے راستے میں کانٹے بچھاتے اور طرح طرح سے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تنگ کرتے تھے مگر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب اسلام کی تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے گئے تو لوگوں نے شہر کے آوارہ لڑکوں کو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیچھے لگا دیا۔ ان لوگوں نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پتھر مارے یہاں تک کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم لہولہان ہو گئے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس بڑی مصیبت پر صبر وتحمل سے کام لیا اور اُنہیں بد دُعا دینے کی بجائے اُن کے حق میں دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! طائف والوں پر رحم فرما کہ یہ مجھے نہیں پہچانتے"۔

ہمیں چاہیے کہ صبر وتحمل جیسی مفید اور بہترین صفت اپنے اندر پیدا کریں۔ روزمرہ زندگی میں اپنی پسند اور مزاج کے خلاف ہونے والی بات یا عمل پر درگزر سے کام لیں۔ کسی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیں تا کہ معاشرہ امن وسکون کی مثال بن سکے۔

مشق

1- مختصر جواب دیں:

(ا) دُکھ یا مصیبت کو حوصلے کے ساتھ جھیلنے کو کیا کہتے ہیں؟

(ب) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صبر وتحمل کی ایک مثال دیں۔

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے طائف کے لوگوں کے ظلم وستم کے جواب میں کیسا رویّہ اپنایا؟

(د) معاشرے میں امن وسکون قائم کرنے کے لیے ہمیں کیسا رویّہ اختیار کرنا چاہیے؟

2- درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(ا) اپنے مزاج اور پسند کے خلاف بات سننا اور برداشت کرنا کہلاتا ہے۔

صبر — صلح — دوستی

(ب) تحمل سے مراد ہے۔

زیادتی پر درگزر کرنا — حسنِ سلوک کرنا — مصیبت زدہ کی مدد کرنا

Not For Sale - PESRP

(ج) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف والوں سے کیسا سلوک کیا؟

بدلہ لیا — دُعا کی — دشمنی کی

(د) معاشرے میں امن وسکون قائم کیا جا سکتا ہے۔

جھوٹ سے — انتقام سے — صبر وتحمل سے

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) دکھ یا مصیبت میں نہ گھبرانا صبر کہلاتا ہے۔		
(ب) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف والوں سے بدلہ لیا۔		
(ج) طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات توجہ سے سنی۔		
(د) صبر وتحمل تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی نمایاں صفت تھی۔		
(ہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے مظالم کو صبر سے برداشت کیا۔		

عملی کام

- طلبہ صبر وتحمل کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔

۳۔ حُسنِ معاشرت

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حسنِ معاشرت کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- سیرتِ طیّبہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے حسنِ معاشرت کی کوئی ایک مثال بیان کر سکیں۔

حُسنِ معاشرت سے مراد محبت کے ساتھ مل جل کر رہنے اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم تمام لوگوں سے انتہائی شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ مل جل کر کام کیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بچوں اور بڑوں کے ساتھ شفقت فرماتے بیماروں کی بیمار پرسی کرتے اُن کے گھر جاتے اور ان کی ہمت بندھاتے۔

آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم تمام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بڑھیا سر پر بوجھ اُٹھائے ہوئے جارہی تھی۔ بڑھاپے کے باعث اس سے چلا نہیں جارہا تھا، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بڑھ کر اس کا بوجھ خود اُٹھالیا۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی شفیق اور مہربان نہیں تھے بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ کفّارِ مکّہ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں لیکن آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُن سے کبھی بدلہ نہیں لیا بلکہ اُن کے ساتھ ہمیشہ ہمدردی اور مہربانی سے پیش آئے۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زندگی دوسروں سے عمدہ برتاؤ کا بہترین نمونہ ہے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم غریب اور بے سہارا لوگوں کی مدد فرماتے اور ان کے گھریلو کام کاج بھی کر دیا کرتے تھے۔

Not For Sale - PESRP

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) حُسنِ معاشرت سے کیا مراد ہے؟

(ب) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بڑھیا کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حُسنِ معاشرت سے مراد دوسروں کے ساتھ .... کرنے کے ہیں۔

(ب) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بیماروں کی .... کرتے تھے۔

(ج) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم غیر مسلموں کے ساتھ بھی .... کرتے تھے۔

(د) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زندگی دوسروں سے عمدہ برتاؤ کا .... ہے۔

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	درست	غلط
(ا) حُسنِ معاشرت سے مراد دوسروں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔		
(ب) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم تمام لوگوں سے انتہائی شفقت کے ساتھ پیش آتے۔		
(ج) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم غریب اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرتے تھے۔		
(د) آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا۔		

عملی کام

- طلبہ حُسنِ معاشرت کے متعلق کوئی واقعہ اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

Not For Sale - PESRP

باب چہارم

اخلاق و آداب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کے فوائد کی وضاحت کر سکیں۔

ایک دوسرے کی مدد کرنے، خوش اخلاقی سے پیش آنے اور باہمی اُدب و احترام کا برتاؤ کرنے سے آپس میں اچھے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے بہن بھائی، رشتہ دار، پڑوسی اور ساتھی دُکھ سُکھ میں ہمارے کام آتے ہیں۔ ہمیں بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

ا۔ بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات

ساتھیوں میں سب سے زیادہ حق ہمارے رشتہ داروں کا ہے۔ رشتہ داروں میں والدین، بہن بھائی اور قریبی رشتہ دار شامل ہیں۔ ہمیں ان سب سے اچھے تعلقات قائم رکھنے چاہئیں۔ ان سے ہمدردی، محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ماں باپ کا حکم پورے احترام سے ماننا چاہیے اور ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ بڑے بہن بھائیوں کا ادب کرنا چاہیے اور اپنے سے چھوٹوں سے شفقت کا رویہ رکھنا چاہیے۔ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم دوسروں سے عزت سے ملتے اور ان کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: اور والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔ (سورۃ النساء: 36)

Not For Sale - PESRP

رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے سے آپس میں اتفاق پیدا ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے۔ اختلاف اور جھگڑے دُور ہوتے ہیں۔ رزق میں اضافہ ہوتا ہے مصیبتیں اور پریشانیاں کم ہو جاتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک سے پیش آتے اور اُن کی جانب سے پہنچائی جانے والی تکلیفوں پر صبر فرماتے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُن کے ساتھ بھی اچھا سلوک کیا۔ جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) اچھے تعلقات کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

(ب) ہمیں بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- کون سے کام ایسے ہیں جن کے ذریعے دوسروں سے اچھے تعلقات قائم کیے جا سکتے ہیں؟

صحیح پر ✓ کا نشان لگائیں اور غلط پر ✗ کا نشان لگائیں۔

(ا) مذاق اڑانا	☐	(ب) سلام کرنا	☐
(ج) غصّہ کرنا	☐	(د) معاف کرنا	☐
(ہ) دل دکھانا	☐	(و) خیال رکھنا	☐
(ز) محبت کرنا	☐	(ح) مہربانی کرنا	☐
(ط) سزا دینا	☐	(ی) الزام لگانا	☐
(ک) عیادت کرنا	☐	(ل) تحفہ دینا	☐

Not For Sale - PESRP

3- درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

	غلط	درست
(ا) صرف بہن بھائی دُکھ سُکھ میں ہمارے کام آتے ہیں۔		
(ب) اچھے تعلقات کا مطلب صرف دوسروں سے مدد حاصل کرنا ہے۔		
(ج) رشتہ داروں سے محبت وشفقت کا برتاؤ کرنا لازم ہے۔		
(د) چھوٹوں سے سختی سے پیش آنا چاہیے۔		

عملی کام

- طلبہ دوسروں سے اچھے تعلقات کے موضوع پر دو منٹ کی تقریر تیار کریں۔

Not For Sale - PESRP

۲۔ پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیّت بیان کر سکیں۔
- پڑوسیوں کے حقوق کی وضاحت کر سکیں۔
- قرآن وسنّت کی تعلیمات کے مطابق پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کر سکیں۔

اسلام میں پڑوسیوں کا خیال رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ پڑوسی ہمارے قریبی ساتھی ہوتے ہیں۔ ہر مشکل اور مصیبت میں پڑوسی سب سے پہلے ہماری مدد کے لیے آتے ہیں۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: وہ مسلمان نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "پڑوسی کے حقوق کے بارے میں جبریل علیہ السّلام نے مجھے ایسے تاکید فرمائی کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ میراث میں بھی پڑوسی کو حصّہ دار بنا دے گا"۔

اِسلام میں پڑوسی کے ساتھ بدسلوکی جائز نہیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: "اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں" لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون شخص مومن نہیں؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "وہ شخص جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں"۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو۔

ہم جماعت اور دوست ہمارے ساتھی ہیں۔ ان کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کے بارے میں دل میں بری بات نہ لائیں اور اُن کی غلطیوں کو معاف کرتے رہیں۔ اگر دوستوں میں کوئی بری بات دیکھیں تو انہیں سمجھائیں۔

سفر کے دوران مسافروں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جو انہیں برا

لگے۔ ہم ہر روز پڑوسیوں، دوستوں اور ساتھیوں سے ملتے ہیں۔ ہمیں ان سب سے خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے بلکہ ہماری طرف سے دوسروں کو بھرپور ہمدردی اور مدد ملے۔ اس طرح اچھے تعلقات قائم ہوں گے۔ زندگی میں اچھے تعلقات کا ہونا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ ہمارے اچھے سلوک کے حقدار ہمارے قریبی ساتھی بھی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان کا خاص خیال رکھیں۔ اُن کے دُکھ سکھ میں شریک ہوں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی کریں تو اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔

مشق

-1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(ا) اسلام میں پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟

(ب) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

(ج) دوستوں اور قریبی ساتھیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

-2 درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

	غلط	درست
(ا) پڑوسیوں سے صرف ضرورت کے وقت ملنا چاہیے۔		
(ب) مسلمان وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے۔		
(ج) دوستوں کی چیزوں کو بغیر اجازت استعمال کرنا چاہیے۔		
(د) ساتھیوں کو غلطیوں پر سزا دینا ضروری ہے۔		
(ہ) سفر کے دوران مسافروں سے سختی سے پیش آنا چاہیے۔		

Not For Sale - PESRP

3- درست جواب کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) پڑوسیوں کے ساتھ ہمیشہ .... سلوک کرنا چاہیے۔

سخت | اچھا | عام

(ب) مصیبت کے وقت ہماری مدد کے لیے سب سے پہلے .... آتے ہیں۔

استاد | پڑوسی | رشتہ دار

(ج) بااخلاق لوگوں کے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو .... نہیں پہنچتی۔

خوشی | تکلیف | مدد

۳۔ جھوٹ سے اجتناب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جھوٹ کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- جھوٹ کے بارے میں قرآن وسنّت کے احکامات کی وضاحت کر سکیں۔
- جھوٹ کے نقصانات بیان کر سکیں۔
- جھوٹ کے نقصانات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں اس بری عادت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

وہ بات جو حقیقت کے مطابق نہ ہو "جھوٹ" کہلاتی ہے۔ ہمارے دین میں سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، اس لیے ہمیں نہ تو کسی سے جھوٹ بولنا چاہیے اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولنے والوں کا ساتھ دینا چاہیے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (سورۃ آل عمران:61)

جھوٹ بولنا دراصل خود کو نقصان پہنچانا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: بے شک سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھ میں بے شمار برائیاں ہیں مجھے ایسی نصیحت فرما دیں کہ میں تمام بُرے کام چھوڑ دوں۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "یہ عہد کر لو کہ جھوٹ نہیں بولو گے۔" اس شخص نے وعدہ کر لیا اور وہ خوش ہو

Not For Sale - PESRP

کر چلا گیا کہ یہ تو بہت ہی آسان سی بات ہے۔ وہ کئی دن کے بعد آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم میری ساری بری عادتیں چھوٹ گئی ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پوچھا کیسے؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں جب بھی کوئی بُرا کام کرنا چاہتا تھا تو مجھے فوراً آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا خیال آجاتا تھا کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب پوچھیں گے کہ فلاں بُرا کام کیا تو مجھے سچ بتانا پڑے گا اور جب لوگ سنیں گے تو مجھے شرمندگی ہوگی۔ بس یہی سوچ کر میں نے کوئی بھی بُرا کام نہیں کیا۔

اس سے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ چھوڑنے سے انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دُعا قبول نہیں فرماتا، نہ ہی اس کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ کبھی جھوٹ نہ بولیں، اس طرح ہم تمام برائیوں سے چھٹکارا پالیں گے۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) جھوٹ سے کیا مراد ہے؟

(ب) قُرآن پاک میں جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جھوٹ سے بچنے کے لیے کیا نصیحت فرمائی؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) وہ بات جو حقیقت کے مطابق نہ ہو .... کہلاتی ہے۔

(ب) جھوٹے آدمی کی .... قبول نہیں ہوتی۔

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ .... کرتا ہے۔

-3 درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) حقیقت کے مطابق بات جھوٹ کہلاتی ہے۔		
(ب) ضرورت کے مطابق جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔		
(ج) ارشادِ باری تعالیٰ کے مطابق جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔		
(د) جھوٹ بولنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔		

Not For Sale - PESRP

۴۔ چوری سے اجتناب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- چوری کے بارے قُرآن وسنّت کے احکامات کی وضاحت کر سکیں۔
- سابقہ امتوں کی تباہی کی وجہ جان سکیں۔

کسی دوسرے کا مال اُس کی غفلت میں چُھپ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے۔ چوری کرنا بہت ہی برا فعل اور قابل سزا جرم ہے۔ کسی کا مال چرا لینا سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ چور محنت و مشقت سے خود کوئی کام نہیں کرتا بس اسی تاک میں رہتا ہے کہ وہ کسی کا مال چرا لے۔

اسلام میں چوری کرنے والے کے لیے سخت سزا رکھی گئی ہے۔ چوری چاہے معمولی چیز کی ہو یا قیمتی چیز کی یہ سراسر بُرائی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں چور کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ سب اُس کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اُس کے اس بُرے کام کے بد اثرات اُس کے گھر والوں پر اور پورے معاشرہ پر پڑتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ ایک با اثر اور مالدار عورت نے چوری کر لی۔ یہ مقدمہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے پیش ہوا۔ الزام ثابت ہونے پر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اسلامی احکام کے مطابق اس چور عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کی سزا معاف کرانے کے لیے کئی لوگوں نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے سفارش کی مگر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سزا برقرار رکھی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بہت پیارے تھے نے بھی اُس کی سفارش کی مگر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ:

> تم سے پہلی قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اللہ تعالٰی گواہ ہے کہ اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ چوری بہت بُری حرکت اور بہت بڑا جرم ہے اسی لیے اس کی سزا بھی سخت رکھی گئی ہے۔
>
> (صحیح البخاری، حدیث نمبر : 3475)

چوری کی بُری عادت انسان کو نکما بنا دیتی ہے۔ وہ اپنی عزت اپنے ہاتھوں ہی برباد کر لیتا ہے اور اس جُرم کی سزا بھی پاتا ہے۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) چوری سے کیا مراد ہے؟

(ب) اسلام میں چوری کی کیا سزا ہے؟

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چوری کرنے والے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

2- خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) کسی کا مال چھپ کر حاصل کر لینا .... کہلاتا ہے۔

(ب) چور .... سے خود کوئی کام نہیں کرتا۔

(ج) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چور عورت کا .... کاٹنے کا حکم دیا۔

(د) چوری کی بری عادت انسان کو .... بنا دیتی ہے۔

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) دوسروں کا مال ان کی موجودگی میں حاصل کر لینا چوری ہے۔		
(ب) چور محنت و مشقت سے مال حاصل کرتا ہے۔		
(ج) اسلام میں چوری بہت بڑا جرم ہے۔		
(د) صرف قیمتی چیز چوری کرنا برائی ہے۔		
(ہ) بڑے آدمی کو چوری کرنے پر سزا نہیں دینی چاہیے۔		

۵۔ غیبت اور بہتان سے اجتناب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- غیبت کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- غیبت کے بارے قرآن وسنت کے احکامات کی وضاحت کر سکیں۔
- غیبت کے نقصانات سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں غیبت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کر سکیں۔

غیبت سے مراد کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بُرائی کرنا یا اس کے عیب گنوانا ہے جبکہ بہتان کا مطلب کسی شخص پر سراسر جھوٹا الزام لگانا ہے یا اس سے کوئی ایسا عیب یا خرابی منسوب کرنا ہے جو اس میں موجود نہ ہو۔ غیبت کی پہچان یہ بھی ہے کہ ہم کسی شخص کی غیر موجودگی میں کوئی ایسی بات کہیں جو ہم اگر اس کے سامنے کہیں تو اسے سخت ناگوار ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کی مذمت فرمائی ہے۔ ارشاد ہے :

ترجمہ : اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تم ضرور نفرت کرو گے (سورۃ الحجرات:12)

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے غیبت کے متعلق فرمایا:

ترجمہ : ایک دوسرے سے نہ تو بغض رکھو، نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

اسلام میں غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ دوسروں کی خامیوں کو ظاہر کرنا اور ان کا مذاق اُڑانا کسی طور پر جائز نہیں۔

غیبت سے معاشرے میں نفرت بڑھتی ہے، محبت ختم ہوتی ہے اور بے چینی پھیلنے لگتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم غیبت کرنے یا کسی پر بہتان لگانے سے مکمل پرہیز کریں تاکہ معاشرے میں بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔

مشق

1- نیچے دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) غیبت سے کیا مراد ہے؟

(ب) بہتان کا مطلب بیان کریں۔

(ج) غیبت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

2- سبق کی مدد سے فقروں میں خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا .... ہے۔

(ب) اسلام میں .... کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

(ج) کسی کی غیبت کرنا گویا اپنے مردہ .... کا گوشت کھانا ہے۔

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) اسلام میں غیبت بہت بڑی نیکی ہے۔		
(ب) غیبت سے معاشرے میں نفرت بڑھتی ہے۔		
(ج) معاشرے میں غیبت اور بہتان لگانے سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔		

Not For Sale - PESRP

۶۔ گفتگو کے آداب

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قرآن وسنّت کی روشنی میں گفتگو کے آداب بیان کر سکیں۔
- حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اندازِ گفتگو کو بیان کر سکیں۔
- آدابِ گفتگو سے آگاہی حاصل کر کے عملی زندگی میں اس کا نفاذ کر سکیں۔

اسلام میں دوسروں سے بات چیت کرنے کے بھی آداب ہیں۔ گفتگو سے کسی بھی شخص کی عادات اور اُس کے اخلاق کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر بات خوب سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے تاکہ کوئی غلط بات منہ سے نہ نکل جائے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نرم آواز میں گفتگو فرماتے اور اتنا ٹھہر ٹھہر کر بولتے تھے کہ سننے والا آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے الفاظ اچھی طرح ذہن نشین کر لیتا تھا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بات فوراً سمجھ لیتا تھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب بھی گفتگو فرماتے، مختصر بات کرتے، دوسروں کو بھی بولنے کا موقع دیتے اور نہ ہی کبھی بغیر ضرورت کے بولتے۔

ہمیں چاہیے کہ گفتگو کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ کوئی ایسی بات نہ کریں جو دوسروں کے لیے تکلیف کا سبب بنے۔ گفتگو کے آداب کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ : اور لوگوں سے احسن طریقے سے بات کرو۔ (سورۃ البقرہ : 83)

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے۔

ترجمہ : مسلمان وہ (شخص) ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

گفتگو انسان کی پہچان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گفتگو میں نرم لہجہ اختیار کریں۔ اپنے سے بڑے اور چھوٹے کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب بات کریں۔

گفتگو کے دوران ہمیں درج ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

1- بات شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ سلام کریں۔ 2- گفتگو بہت اونچی اور بہت نیچی آواز میں نہ کریں۔

3- اگر کسی محفل میں گفتگو جاری ہو تو بغیر اجازت نہ بولیں۔ 4- گفتگو سوچ سمجھ کر کریں۔

5- دوسروں کی بات توجہ سے سنیں۔ 6- مختصر بات کریں غیر ضروری بات نہ کریں۔

7- ایسی بات نہ کہیں جس سے کسی کا دل دُکھے۔ 8- بات چیت کے دوران بُرے الفاظ استعمال نہ کریں۔

مشق

1- دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) گفتگو کے بارے میں قرآن مجید کی کسی آیت کا حوالہ دیں۔

(ب) حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اندازِ گفتگو کی تین خوبیاں بیان کریں۔

(ج) گفتگو کے چار آداب بیان کریں۔

2- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) بات چیت سے کسی شخص کی عادات و اخلاق کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔		
(ب) بلاسوچے سمجھے بات کرنا عقلمندی ہے۔		
(ج) دوسروں کا دل دُکھانے والی بات نہیں کرنی چاہیے۔		
(د) بات شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا ضروری ہے۔		

3- گفتگو کے آداب کے خلاف باتوں پر × کا نشان لگائیں۔

(ا) زور سے بولنا		(ب) دل دُکھانا	
(ج) بیچ میں بولنا		(د) بغیر سوچے سمجھے بولنا	
(ہ) مشکل الفاظ استعمال کرنا		(و) اونچی آواز میں بولنا	
(ز) اجازت حاصل کر کے بولنا		(ح) مختصر بات کرنا	
(ط) دوسروں کی بات نہ سننا		(ی) بڑی بات کرنا	

عملی کام

- طلبہ گفتگو کے آداب سامنے رکھتے ہوئے گفتگو کے آداب پر تقریر کریں۔

Not For Sale - PESRP

باب پنجم

ہدایت کے سر چشمے / مشاہیرِ اسلام

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ابتدائی زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالنے کے واقعہ کی وضاحت کر سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آزمائش کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- خانہ کعبہ کی تعمیر کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سیرت سے سبق اخذ کر سکیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے عظیم پیغمبر تھے۔ آپ علیہ السّلام کو "خلیل اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست کہا جاتا ہے۔

ابتدائی زندگی

حضرت ابراہیم علیہ السّلام عراق کے ایک قدیم شہر اُر میں تقریباً چار ہزار سال پہلے پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں بت پرستی عام تھی۔ لوگ بہت زیادہ گمراہ تھے اور لوگوں کا آپس میں برتاؤ بھی بہت خراب تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام لوگوں کو بت پرستی اور غلط باتوں سے روکتے تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے کہتے تھے۔ آپ علیہ السّلام کی تعلیم اور ہدایت کی وجہ سے لوگ آپ علیہ السّلام کے دشمن بن گئے۔

Not For Sale - PESRP

آگ میں ڈالنے کا واقعہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو بُت پرستی، شرک اور بُری عادتوں سے باز رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام کو بت پرستی سے سخت نفرت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ کسی میلے میں گئے ہوئے تھے۔ آپ علیہ السلام بُت خانے میں گئے اور لوگوں کے آنے سے پہلے ہی سارے بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور سب سے بڑے بُت کو نہ توڑا بلکہ ہتھوڑا اس کے کندھے پر رکھ کر آ گئے۔ جب لوگ میلے سے واپس آئے تو سخت پریشان ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بُلا کر پوچھا تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بڑے بت سے پوچھیں شاید یہ آپ کو کچھ بتا سکے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ بت کیسے بولے گا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو تمھیں نفع یا نقصان نہیں دے سکتیں۔ لوگ شرمندہ ہو گئے اور انھوں نے عراق کے بادشاہ نمرود سے آپ علیہ السلام کی شکایت کی۔ نمرود نے آپ علیہ السلام کو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالٰی نے آپ علیہ السلام کی مدد کی اور آگ کو حکم دیا کہ ٹھنڈی ہو جا۔ اللہ تعالٰی کے حکم سے وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور آپ علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

ہجرت

قوم کی مسلسل دُشمنی کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے اللہ تعالٰی کے حکم سے عراق سے ہجرت کی۔ آپ علیہ السلام فلسطین اور مصر میں بھی رہے پھر کنعان میں آباد ہو گئے۔ اللہ تعالٰی نے آپ علیہ السلام

کو بیٹا عطا فرمایا۔ آپ علیہ السّلام نے اس کا نام اسماعیل (علیہ السّلام) رکھا۔ اسماعیل علیہ السّلام کی والدہ کا نام ہاجرہ علیہا السّلام تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آزمائش

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹے کو صحرا میں چھوڑ آئیں۔

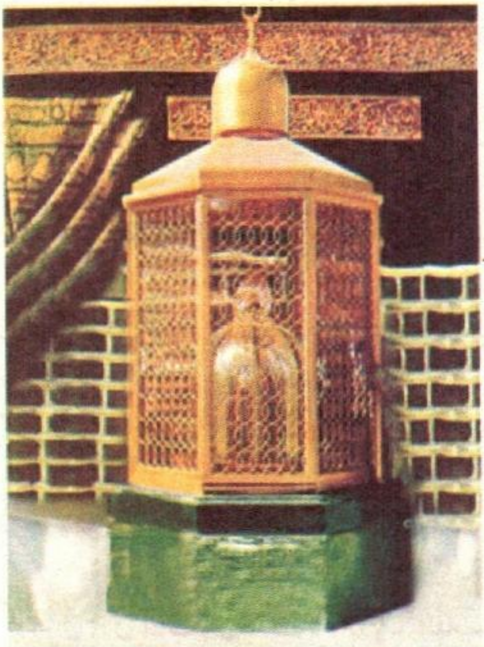

یہ وہ جگہ ہے جہاں آج کل مکّہ مکرّمہ کا شہر آباد ہے۔ اس صحرا میں اُس وقت کوئی آبادی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بیوی اور بیٹے کے لیے پانی پینے کا یوں انتظام کیا کہ زم زم کا چشمہ جاری کر دیا جو آج تک جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ایک اور بڑی آزمائش سے گذارا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کریں۔ آپ علیہ السّلام یہ حکم ماننے کے لیے تیار ہوگئے اور جب حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو ذبح کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے بدلے میں مینڈھا بھیجا جسے آپ علیہ السّلام نے ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی قبول کر لی۔ مسلمان ہر سال ذوالحج کے مہینے میں اسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر فرمائی۔

Not For Sale - PESRP

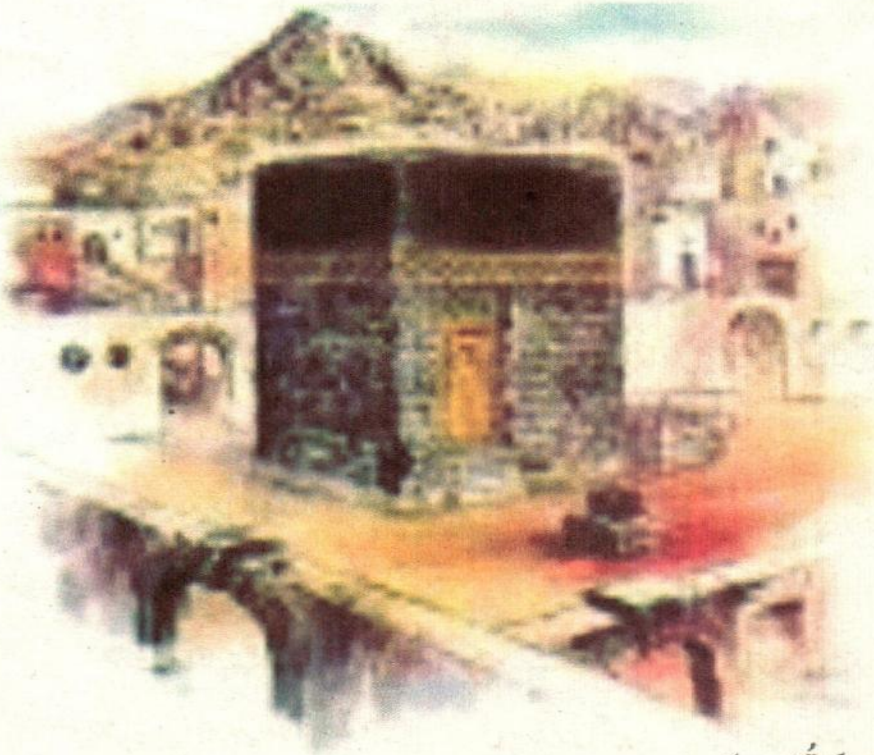

اس واقعے کا ذکر قرآن پاک میں ہے:

ترجمہ: اور جب ابراہیم (علیہ السّلام) اور اسماعیل (علیہ السّلام) بیت اللہ
کی بنیادیں اُونچی کر رہے تھے (تو دُعا کیے جاتے تھے کہ)
اے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ (سورۃ البقرہ: 127)

مشق

1- ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(ا) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ابتدائی حالاتِ زندگی بیان کریں۔

(ب) لوگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دُشمن کیوں بن گئے؟

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جس پر انہیں آگ میں ڈالا گیا؟

(د) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو کس طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا؟

(ہ) مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کیوں کرتے ہیں؟

2- مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حضرت ابراہیم علیہ السّلام .... میں پیدا ہوئے۔ (عراق، شام، فلسطین)

(ب) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قوم .... کی پوجا کرتی تھی۔ (سورج، بت، آگ)

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے زمانے میں .... کی حکومت تھی۔ (نمرود، فرعون، قارون)

(د) اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی جگہ ایک .... بھیج دیا۔ (اونٹ، بیل، مینڈھا)

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) حضرت ابراہیم علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔		
(ب) نمرود ایک عبادت گزار بادشاہ تھا۔		
(ج) لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ایک باغ میں بند کر دیا۔		
(د) مسلمان حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی قربانی کی یاد میں عیدالفطر مناتے ہیں۔		

Not For Sale - PESRP

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کر سکیں۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے نمایاں پہلو بیان کر سکیں۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام اور اسلام کے لئے خدمات کی وضاحت کر سکیں۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے سبق حاصل کر سکیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی نرم دل، نیک اور محبت و شفقت کرنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مکہ کے مالدار لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجارت کے سلسلے میں شام اور یمن کے سفر بھی کئے تھے۔

پیدائش

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہجرت سے تقریباً پچاس برس پہلے ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ، والد کا نام عثمان، والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت اُمِ الخیر تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوبکر کی کنیت سے مشہور ہوئے "صدیق" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔

سیرت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت عمدہ اخلاق اور اچھے کردار کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد سخی تھے اور غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کروایا۔

قبولِ اسلام

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بعثت سے پہلے بھی حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس آتے جاتے تھے۔ جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اعلانِ نبوت کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اُن ہستیوں میں ہوتا ہے جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مال اسلام کے لیے وقف کر دیا۔ واقعہ ء معراج کی تصدیق سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کی جس پر حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''صدّیق'' کا لقب عطا کیا۔

ہجرت

جب حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا۔ مکّہ مکرّمہ سے روانہ ہونے کے بعد تین دن تک غارِ ثور میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ہمراہ رہے اس لیے انھیں یارِ غار بھی کہا جاتا ہے۔ سفر کے تمام انتظامات بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کیے۔

خدمات

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے زمانے میں کفار سے لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شرکت کی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا سارا سامان حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے 9 ہجری میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیرِ حج مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قُرآن مجید کو ایک جگہ جمع کیا گیا۔

خلافت

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ خلافت کے

Not For Sale - PESRP

دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سادہ زندگی بسر کی۔ سرکاری خزانے سے عام مسلمانوں کے برابر وظیفہ لیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً 27 ماہ تک خلیفہ رہے۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔

وفات

21 جمادی الآخر 13 ہجری کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال 63 سال کی عمر میں ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دفن کیا گیا۔

مشق

-1 نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے کس قبیلہ سے تھا؟

(ب) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "صدّیق" کا لقب کیوں دیا؟

(ج) غارِ ثور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام کتنے روز رہا؟

(د) حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کیا خدمات انجام دیں؟

-2 دیے گئے جوابات کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے .... کے خلاف جہاد کیا۔

نماز نہ پڑھنے والوں — حج نہ کرنے والوں — زکوٰۃ نہ دینے والوں

(ب) حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے .... کے موقع پر گھر کا سارا سامان پیش کر دیا۔

غزوۂ احد — غزوۂ بدر — غزوۂ تبوک

Not For Sale - PESRP

(ج) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن .... میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیرِ حج مقرر فرمایا۔

9 ہجری	10 ہجری	11 ہجری

(د) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے .... ماہ خلافت کی۔

25	26	27

3- درست بیان کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

	غلط	درست
(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو سعد سے تھا۔		
(ب) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کروایا۔		
(ج) ہجرت کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غارِ حرا میں رہے۔		
(د) غزوۂ خندق کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا سارا سامان پیش کر دیا۔		
(ہ) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا۔		

ہدایت برائے اساتذہ

- اساتذہ طلبہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے بارے میں مزید تفصیلات بتائیں۔

Not For Sale - PESRP

فرہنگ

الفاظ	معانی
باب اوّل	**القرآن الکریم**
حرکات	حرکت کی جمع
ابتدائی	پہلے
ساکن	ٹھہرا ہوا
پناہ	حفاظت
مہربان	مہربانی کرنے والا
مغفرت	معافی
باب دوم	**ایمانیات و عبادات**
توحید	اللہ کو ایک ماننا اور جاننا
نظام	معاملہ / کام
برابری	ہمسری
شریک	برابر
شرک	اللہ تعالیٰ کو ایک نہ ماننا
محتاج	حاجت مند
مقدس	پاک ، بلند تر
آخرت	آخری دن، خاتمہ
انصاف	ایک جیسا سلوک ۔ عدل
ہدایت	سیدھا راستہ دکھانا
سرچشمہ	ذریعہ
ایمان	یقین
تلفظ	لفظوں کی ادائیگی اور درست اِملا
باقاعدگی	لازمی طور پر
ستون	بنیاد / سہارا
نظم وضبط	اصول / پابندی
صبح صادق	فجر سے پہلے کا وقت
غروب ہونا	ڈوب جانا
مخاطب ہونا	بات چیت کرنا
ثواب	اجر / صلہ
انکساری	نہایت عاجزی سے
بدن کھجانا	بدن پر خارش کرنا
مرکز	درمیان / درمیانی مقام
عبادت گاہ	عبادت کرنے کی جگہ
معاشرہ	جہاں انسان بستے ہیں۔
سماجی	دنیاوی

الفاظ	معانی
واجب ہونا	لازم ہونا
اعتکاف	عبادت کی نیت سے مسجد میں بیٹھنا
باب سوم	**سیرتِ طیبہ**
دشوار گزار	مشکل
ستانا	تنگ کرنا
قبیلہ	گروہ
معاہدہ	معاملہ طے پانا
مظلوم	جس پر ظلم کیا جائے
لقب	نام جو کسی صفت کی وجہ سے مشہور ہو
رضامندی	مرضی
حجر	پتھر
اسود	سیاہ
وحی	اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آنا
حلف	اقرار
مومن	ایمان رکھنے والا
جھٹلانا	ماننے سے انکار کرنا
آیتیں	نشانیاں
قائل ہونا	مان لینا
تلقین کرنا	ہدایت کرنا
عالم	حالت
خیانت	بغیر اجازت مال لے لینا
بے مثال	جس کی کوئی مثال نہ ہو
صفات	صفت کی جمع
پرہیز کرنا	بچنا
تاکید	ہدایت
لین دین	کاروبار
سوالی	مانگنے والا
روزگار	کام، کاروبار
درگزر	معاف کرنا
حسنِ سلوک	اچھا سلوک
ضرورت مند	حاجت مند
اعتماد	بھروسہ
لوٹانا	واپس کرنا
منتظم	انتظام کرنے والا
فاقہ	بغیر کھائے پیئے وقت گذارنا
جانی دشمن	جان کا دشمن

Not For Sale - PESRP

الفاظ	معانی
سعادت	خوش نصیبی
ظلم کے پہاڑ ڈھانا	بے حد ظلم کرنا
رواداری	دوسروں کا خیال رکھنا
درگزر کرنا	معاف کرنا
حوصلہ پست ہونا	ہمت ہارنا
مظالم	تکلیفیں، ظلم کی جمع
باز پرس کرنا	پوچھ گچھ کرنا
تحمل	زیادتی برداشت کرنا
اُف تک نہ کی	برداشت کیا/صبر کیا
بیمار پرسی	بیمار کی دیکھ بھال
ہمت بندھانا	ہمت بڑھانا، حوصلہ دینا

باب چہارم اخلاق و آداب

الفاظ	معانی
دُکھ سکھ	مصیبت اور خوشی
چھٹکارا پانا	نجات پانا
تاک میں رہنا	موقع کی تلاش میں رہنا
غیبت	کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا
بہتان	کسی پر ایسا الزام لگانا جو اس میں موجود نہ ہو۔ جُھوٹا اِلزام
مذمت	منع کرنا، پسند نہ کرنا
میل جول	ملنا جلنا
لعنت	غضب۔ اللہ کی رحمت سے دُوری
بھروسہ	دارومدار
مالدار	دولت مند
بغض	دشمنی
ذہن نشین کرنا	ذہن میں بٹھانا
دل آزاری	دل دکھانا
شیریں	میٹھا
محفل	مجلس
بے ہودہ	فضول
ذہنی سطح	ذہن کے مطابق

باب پنجم ہدایت کے سرچشمے/مشاہیرِ اسلام

الفاظ	معانی
مرتبہ	مقام
خلیل	دوست
بت پرستی	بتوں کی پوجا/عبادت
ہدایت	سیدھا راستہ/حق کی بات
تنگ کرنا	تکلیف پہنچانا
ہجرت	اپنا اصل وطن یا علاقہ چھوڑ کر کسی اور جگہ پر آباد ہونا
تلقین کرنا	ہدایت کرنا
معبود	جس کی عبادت کی جائے
اعتراف کرنا	مان لینا۔ تسلیم کرنا
پوجا کرنا	عبادت کرنا
گل و گلزار بنانا	باغ بن جانا
صحرا	جہاں پانی نہ ہو اور دور دور تک ریت ہی ریت ہو
زم زم کا چشمہ	مکہ میں پانی کا وہ چشمہ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانے سے آج تک جاری ہے
آزمائش	امتحان
سنت پر عمل کرنا	آپؐ کے طریقے پر عمل کرنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
خلیفہ	نائب، حکمران
شفقت	مہربانی
سیرت	کردار
سخی	غریبوں میں مال و دولت تقسیم کرنے والا
معاملہ فہمی	مسئلے کو سمجھنا
دانشمندی	عقلمندی
ممتاز	نمایاں
بعثت	نبوت مِلنا
تصدیق	گواہی
انتظامات	تیاری
امیرِ حج	حج کا امیر، حاکم
وظیفہ	سرکاری امداد
منصب	مقام۔ تعینات ہونا
فائز ہونا	قائم ہونا
زکوٰۃ	صاحبِ مال مسلمانوں کا اپنے مال پر ایک سال کے عرصہ کے بعد اڑھائی فیصد حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غریب رشتہ داروں اور مستحق افراد پر خرچ کرنا

Not For Sale - PESRP.